فضائل درود شریف

الفجر الصادق

فی الصلاۃ علی النبی الناطق

حضرت علامہ
محمد صادق سیرانی صاحب
خطیب شاہی جامع مسجد باقر آباد بلاک نیو ملتان

شعبہ نشر و اشاعت
انجمن طلباء مدارس عربیہ پاکستان

اِنتساب

اس شخصیت کے نام جن کی ذات گرامی عشاقان مصطفےٰ ﷺ کے لئے منہاج کا درجہ رکھتی ہے ۔میری مراد محبوب، محبوب خدا سلطان العاشقین خیر التابعین افضل التابعین فنا فی الرسول سلسلہ اویسیہ کے پیشواء طاؤس یمنی حضرت سیدنا اویس بن عامر بن عبداللہ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات ہے۔ جن کے بارے میں امام الانبیاء حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

اِنّی لَاَ جِدُ نفس الرّحمٰن من قبل الیمن۔ او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ : میں نسیم رحمت یمن کی طرف سے پاتا ہوں۔

منجانب

شعبہ نشرواشاعت جماعت اہل سنت ضلع ملتان

فہرست

تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما اور ملک کے نامور قانون دان جناب پیر رفیع الدین شاہ صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان کے اس کتاب کے بارے میں تاثرات۔

سخن ادا شناس

کتاب " الفجر الصادق" کے مصنف میرے ہمدم دیرینہ ساتھی ہیں۔ دینی علوم پر انہیں تبحر حاصل ہے۔ یوں تو اہل مطالعہ زیور علم سے مزین ہو کر قد و قامت میں عام سطح سے بالا ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت میں سربلندی تو ان کے حصے میں آتی ہے جنہیں پروردگار نے فہم دین سے نوازا ہے۔

وَمَن يُؤتَ الحِكمَةَ فَقَد اُوتِيَ خيراً كَثيراً ط

(البقرہ آیت.. ۲۶۹)

"اور جس کو فہم دین عطا کر دیا گیا اس کو بڑی خیر کی چیز مل گئی"

دوست محترم علامہ محمد صادق سیرانی فہم دین کی دولت سے مالامال ہو کر عشق رسول ﷺ کی نعمت سے سرفراز ہیں۔ کتاب زیر نظر میں بیان شدہ گلہائے عقیدت سے مجھے صرف اتفاق ہی نہیں بلکہ میں مصنف کے رشحات قلم کو اپنے دل کی آواز سمجھتا ہوں اس لئے مجھ پر سیرانی صاحب کا یہ حق ہے کہ میں ان کی اس نادر تصنیف کے بارے میں مختصراً کچھ عرض کروں۔

؎ سخن بہ ہمدم دیرینہ گو کہ آں خوش لحو
ادا شناس من است و منم زباں دانش

آغاز کتاب میں ایک زریں قول نقل فرمایا کہ جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے دل کی سلامتی تھوڑا بولنے میں ہے۔ اور ایمان کی سلامتی امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف بھیجنے میں ہے۔

سرور کائنات پر درود پاک ہی وہ وظیفہ ہے جس سے پڑھنے والے کی خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ اس کے اعمال کا تزکیہ ہوتا ہے۔ اور اس کے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخص کو جنت نصیب ہوتی ہے۔ پل صراط پر اس کا آسانی سے گزر ہوگا۔ حوض کوثر پر درود یقینی ہوگا اور موت سے پہلے جنت کی رویت نصیب ہوگی۔ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل بھی ہے اور مجالس کی رونق بھی۔ دنیا میں ایسے آدمی کی عزت و آبرو بڑھے گی، اولاد سے نفع ہوگا۔ اس کا دل نفاق سے پاک ہوگا۔ چہرہ پرنور ہوگا۔ اور دشمنوں پر اسے غلبہ حاصل ہوگا لوگ محبت سے پیش آئیں گے۔ اور زندگی میں ہی نبی پاک ﷺ کا اسے دیدار ہوگا۔

کتاب میں بہت تفصیل کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک اور سلام بھیجنے کے بے شمار فضائل درج ہیں اور اس میں دریں بارہ علماء کے ارشادات درج کئے گئے ہیں جس سے اہل ایمان کو رسول پاک ﷺ کا ذوق محبت عطا ہوتا ہے اور حبیب کبریا سے محبت کی تشویق ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں فخر انبیاء کی عظمت کی جگہ جگہ وضاحت موجود ہے۔ فی الحقیقت

عشق رسول ﷺ ہر مومن کے لئے جزو ایمان ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالمُومِنِینَ مِن اَنفُسِہِم۔

(الاحزاب آیت۔٦)

" نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔"

پس واضح ہوا کہ مسلمان پر اپنی جان سے زیادہ آپ ﷺ کا حق ہے اور آپ ﷺ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجہ کمال واجب ہے۔ درود شریف آپ ﷺ کے حسنِ بے مثال کی تعریف اور آپؐ کے درجات میں اضافے کی دعا ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

ماہ فروماند از جمال محمد

سرو نباشد باعتدال محمد

محبوب خدا پر درود شریف صرف دل کا پسندیدہ کلمہ تحسین ہی نہیں بلکہ اس سے ہماری اپنی عاقبت کے سنورنے کا اہتمام ہے اس روز محشر میں ہم خطاکاروں کو رسول پاک ﷺ کی شہادت اور شفاعت نصیب ہو گی۔ ہمارے اس عمل میں خدا شناسی کا ثبوت بھی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے سامان بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور اسی سے پروردگار کی فرماں برداری کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ جب انسان روز محشر بے سہارا ہو گا حضور ﷺ کی ذات سے بڑھ کر اور کیا سہارا تلاش کیا جا سکتا ہے۔ درود

شریف کے فضائل میں سے اسی سہارے کی تلاش بھی ہے۔

وَلَوْ تَرَىٰٓ اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔

(السجدہ آیت ۔ ۱۲)

" اور اگر آپ دیکھیں تو عجیب حال دیکھیں جبکہ یہ مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کا حق ادا کرنے کے لئے ہمارے ہاں زباں نہیں ہیں۔ لیکن بتاتے ہوئے الفاظ کو دل کی آرزوں کے ساتھ ادا کرنے میں ہماری قرب الٰہی کی تمنا منعکس ہوتی ہے۔ میں جناب سیرانی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنی اس تصنیف کے ذریعہ برادران اسلام کو اس آرزو پر سرشار فرمایا ہے۔

حبیب مصطفٰے کا عشق بہزاد
حقیقت میں خدا کی آرزو ہے

پیش لفظ

ایک رات جب گھڑی کی سوئیاں بارہ بجے سے تجاوز کر چکی تھیں۔ بندہ کی طبیعت میں سخت بے چینی، نیند آنے کا نام نہیں لے رہی تھی بلکہ پریشانی حد سے زیادہ ہوتی جا رہی تھی۔ اچانک بستر پر لیٹے لیٹے درود شریف پڑھنے کا خیال آیا۔ نیز سوچا کہ جب نیند آ ہی نہیں رہی تو کوئی کتاب ہی پڑھتے رہنا چاہیے تو اس وقت کتابوں کی الماری کھولی۔ سامنے ہی فضائل درود پر عربی کتاب موجود تھی۔ اسی کو اٹھا کر پڑھنے لگا تو یہ اثر ہوا کہ بے سکونی جاتی رہی طبیعت میں جو حزن و ملال تھا جاتا رہا۔ بعدہ جو نیند آئی اور نیند کے بعد جو سکون ملا وہ کبھی پہلے نہیں ملا تھا صبح کو طبیعت ہشاش بشاش تھی، سوچنے لگا جب درود پاک کے فضائل کی کتاب پڑھنے سے اتنا سکون ملتا ہے تو سرکار کی ذات پر درود شریف پڑھنے میں کتنا لطف و سرور میسر ہوتا ہوگا تو اس رات درود پاک کی وجہ سے بندہ کی طبیعت پر خاص اثر ہوا ہی تھا کہ چند دنوں بعد لاہور میں جلسہ میلاد پاک میں جانے کا اتفاق ہوا جب ملتان سے روانگی ہوئی تو امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب جو کہ عربی میں ہے جس میں درود شریف کے فضائل ہیں سفر میں میرے پاس تھی۔ دوران سفر جب بندہ اس کتاب کو پڑھ رہا تھا کہ گرد و پیش میں بیٹھی ہوئی سواریاں جو کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تھے یا پھر کالج و یونیورسٹی کے طلباء تھے مجھے کہنے لگے اس کتاب میں جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ ہمیں بھی سنائیں۔ میں نے ترجمہ کر

کے بتانا شروع کیا ان پر یہ اثر ہوا کہ انہوں نے ڈرائیور کو کہا کہ ریکارڈنگ بند کر دی جائے بعدہ سارا راستہ کتاب کا کثیر حصہ مجھ سے سنتے رہے۔ بلکہ ان کا انہماک و توجہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا جب انہوں نے فضائل درود شریف کو سنا۔ بالآخر بار بار سب نے مجھے کہا کہ مولانا اگر اس کتاب کا ترجمہ کر دیں تو لوگوں کو بہت فائدہ ہو گا اور ہمارے جیسے نوجوان ایسی کتابوں کو پڑھ کر دین کی طرف راغب ہو جائیں گے۔ پھر انہی ایام میں ضلع اوکاڑہ کے قصبہ لاشاریاں شریف میں ایک عرس و میلاد کے پروگرام میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں بھی یہ کتاب میرے پاس تھی۔ وہ لوگ کہنے لگے جو کہ وہاں سجادہ نشین اور ان کے عزیز و مرید تھے کہ ہمیں یہ جو کتاب ہے اسی میں سے کچھ سنائیں تو جب میں نے ان کو کچھ صفحات سنائے تو وہ حضرات بھی کہنے لگے کہ یہی باتیں اردو میں لکھ کر شائع کریں لوگوں کو بڑا فائدہ ہو گا۔ تب بندہ نے فضائل درود شریف پر مختصر کتاب لکھنے کا ارادہ کیا کیونکہ قول البدیع مکمل ترجمہ کرنا مجھ جیسے کم علم کا کام نہیں اور نہ ہی اس ترجمہ شدہ کتاب کے چھپوانے کے لئے بندہ کے پاس خطیر رقم تھی تو اس لئے امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب سے زیادہ مواد حاصل کیا گیا ہے۔ نیز اس موضوع پر دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ تاکہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جائے۔ تاکہ حضور ﷺ کے عشاق زیادہ مستفید ہوں۔

اس کتاب کا نام (الفجر الصادق فی الصلوۃ علی النبی الناطق) تجویز کیا گیا ہے کیونکہ اس کتاب میں آیت درود شریف کو اپنی علمی طاقت

کے مطابق صبح صادق کی طرح کھول کر تحریر کرنے کی کوشش کی گئی الفجر الصادق تو اس لئے النبی الناطق اس لئے کہ آیت مبارکہ میں لفظ نبی کا ذکر ہوا پھر حضور اکرم ﷺ کے جتنے اسماء مبارکہ ہیں۔ ان میں الناطق بھی ہیں تو قیامت کے دن ہر مقام پر بارگاہ رب العزت میں امت کے بارے میں بلکہ سابقہ امم کے لئے نطق فرمائیں گے۔ ناطق ہوں گے۔ رب سے بات چیت کریں گے جو زیادہ درود پڑھے گا۔ تو وجہ تالیف کتاب اور وجہ تسمیہ کتاب یہ مذکورہ وجوہات ہوئیں۔

اس کتاب میں روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت جس درود و سلام کو پڑھا جاتا ہے۔ بعدہ اور سید صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں جو سلام عرض کیا وہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ وہاں کے لئے اس مجموعہ سے کام لیا جائے۔

آخر میں اپنے استاد محترم استاد العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی احمد سدیدی مدظلہ صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ خیر المعاد قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان اور استاد محترم شیخ القرآن جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ محمد غلام رسول نوری رضوی صاحب مدظلہ مہتمم دارلعلوم جامعہ نوریہ رضویہ انوار العلوم القرآن اندرون بوہڑ گیٹ نوری محلہ ملتان اور استاد محترم فضیلۃ الشیخ ادیب ملت حضرت علامہ مفتی محمد حفیظ اللہ صاحب نقشبندی مدظلہ کا انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے اس مجموعہ کو پڑھا اور میری رہنمائی کی۔ اور تصحیح فرمائی۔

نیز اگر میں شاہی جامع مسجد باقر آباد نیو ملتان کے باشعور علم دوست اور عشاقانِ رسول ﷺ کا، اپنے دوستوں کا اور نمازیوں کا شکریہ ادا نہ کروں تو کم ازکم ناسپاسی اور زیادتی ہو گی۔ کیونکہ اس کتاب کی کتابت، طباعت، اشاعت کے جملہ اخراجات مرکزی شاہی جامع مسجد باقر آباد نیو ملتان کے نمازیوں نے عنایت کئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقہ سے تمام احباب کو اجر عظیم دنیا و آخرت میں عطاء فرمائے اور ہم سب کے لئے اس ادنیٰ سی کوشش کو نجات کا ذریعہ بنائے۔

تعاون خاص:

میرے محترم عاشقِ رسول اور شبری مسجد گیٹ نمبر ۱ حسن آباد کے متولی جناب حاجی محمد صدیق صاحب۔

جناب حاجی مرید حسن خاں اور ان کے عزیز فانوس خاں، جناب الحاج عبدالجبار اور ان کے عزیز محمد یوسف کا خاص طور پر مشکور ہوں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل اس مجموعہ کو عامۃ الناس کے لئے مقبول بنائے۔ میرے والدین کے لئے اور حقیر پر تقصیر کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے۔اور میری چھوٹی ہمشیرہ مرحومہ کے لئے بھی نجات کا ذریعہ بنائے۔

نیز سرکار دو عالم فخر آدم و بنی محسنِ کائنات رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین دُرِّ یتیم حضور رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم اس مختصر سے مجموعے

کو اپنی بارگاہ عالیہ میں منظور و قبول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ میرے دیرینہ ساتھی اور دوست جناب مرزا مولانا محمد عبدالقادر نقشبندی کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ جنہوں نے اس مجموعہ کی کتابت کی۔

خاص طور پر میں مشکور ہوں اور دعا کرتا ہوں اپنے دوست الحاج چوہدری محمد اشرف صاحب سکنہ وی بلاک نیو ملتان کا جن کی طرف سے خاصا تعاون ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے والد چوہدری محمد سلمان مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔

نیز میں مشکور ہوں ممتاز سماجی شخصیت جناب میاں محمد ادریس صاحب چیئرمین ڈیفنس ایگرو والوں کا جن کی طرف سے خاص معاونت ہوئی۔ اس کے عوض اللہ تعالیٰ آپ کی پیاری والدی مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور سیدہ زہرہ پاک کی چادر تطہیر کا سایہ نصیب فرمائیں۔ آمین

ملنے کا پتہ

کاظمی کتب خانہ

اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

والسلام

العبد الفقیر الی اللہ الغنی

(محمد صادق سیرانی)

مرکزی صدر انجمن طلباء مدارس عربیہ

پاکستان و آزاد کشمیر

و خطیب شاہی جامع مسجد باقر آباد

یو بلاک نیو ملتان

بسمِ اللہ الرّحمٰن الرّحیم ہ

الحمدللہ الذی یَضَعُ وَلاَ یُضعَع وَالصلوۃ وَالسّلَام علی عَبدِہٖ وَرَسولہ الذی یَشفَع ولا یُشفَع وَعَلیٰ آلہٖ وا صحابہ الذی یَقنَع وَلَا یُقنَعُ اَمابَعد فاعوذ باللہ مِن الشیطن الرجیم ہ

بسمِ اللہ الرّحمٰنِ الرّحیم ہ

اِنّ اللہ وَ مَلٰئِکَتِہٖ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی یا ایھاالذین آمنو اصلوا علیہ وسلّمُوتسلیما صدق اللّٰہ العلی العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم (مولای صل وَسَلِم دائِماً ابداً عَلی حَبِیبِکَ خَیرَالخَلقِ کلھم۔)

برادرانِ اسلام!

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے دل کی سلامتی تھوڑا بولنے میں ہے اور ایمان کی سلامتی امام الانبیاء حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود شریف پڑھنے میں ہے۔ واقعی درود پاک ایسا وظیفہ ہے جس کے لاتعداد فوائد ہیں۔ مثلاً یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس کے ملائکہ کا ہے۔ درود پاک پڑھنے والے کی خطائیں معاف ہوتی ہیں، اعمال کا تزکیہ ہوتا ہے درجات بلند ہو جاتے ہیں۔ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے دن نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ دنیا و آخرت کے تمام امور آسان ہو جاتے ہیں۔ تمام بلیات سے نجات ملے گی۔ رسول پاک ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔ نبی پاک ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی رضا، رحمت اور امان کا مستحق ہو گا۔ عرش کے سایہ میں دخول

نصیب ہو گا۔ حوض کوثر پر ورود یقینی ہو گا قیامت کی پیاس سے محفوظ رہے گا۔ جہنم سے آزادی ملے گی۔ پل صراط پر آسانی سے گزر ہو گا۔ موت سے پہلے جنت کی رویت نصیب ہو گی۔ جنت میں حوریں زیادہ ملیں گی۔ درود شریف پڑھنے سے خیالات پاک ہوں گے۔ مال میں برکت ہو گی۔ مشکلات حل ہوں گی۔ اللہ تعالی کے نزدیک یہ محبوب ترین عمل بھی ہے۔ مجالس کی رونق ہے۔ غربت ختم ہو گی۔ روزی فراخی ہو گی، لوگوں میں عزت و آبرو بڑھے گی، اولاد سے نفع ہو گا۔ اولاد مطیع ہو گی۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا قرب حاصل ہو گا۔ چہرہ پر نور ہو گا۔ دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو گا۔ دل نفاق سے پاک ہو گا۔ لوگ محبت سے پیش آئیں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہو گا۔ دین و دنیا کی تمام نعمتیں حاصل ہو گی۔ بلکہ امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن المعروف سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بھی زیادہ فوائد لکھے ہیں۔

بندوں اور خالق کے درمیان سوائے درود کے کوئی کام مشترک نہیں

بلکہ یہ قابل غور مقام ہے اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی کام اور فعل ایسا نہیں جو خالق کا بھی ہو اور مخلوق کا بھی۔ کیونکہ خالق کائنات مخلوق کے کاموں سے پاک ہے مثلاً ہمارا کام ہے کھانا، پینا، سونا، جاگنا، مرنا، جینا، نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا وغیرہ اور اللہ تعالی عزوجل

ان تمام کاموں سے پاک ہے۔ وَھُوَیطعم ولا یطعم وھو یشرب ولَا یشرَب۔ اسی طرح خالق کے کام مخلوق نہیں کر سکتی مثلاً رب العالمین جل شانہٗ کا کام چلانا، مارنا، روزی دینا، بیمار کرنا، صحت دینا، بارش برسانا، پیدا کرنا وغیرہم یہ سب کام اللہ عزوجل کے ہیں۔ جن کو ہم نہیں کر سکتے مگر ان سب کاموں سے علاوہ ایک کام ایسا بھی ہے جو رب کریم کا بھی ہے اور ہمارا بھی ۔ اور وہ کام درود پاک کا بھیجنا ہے۔ دیکھ لو آیت درود میں ان اللہ و ملئکتہ آلخ

کہ درود شریف کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے اور ملائکہ کی طرف بھی اور جملہ مومنین کی طرف سے بھی ہے یعنی خالق کی طرف بھی ہے اور مخلوق کی طرف بھی

مولای صل وسلم دائماً ابدا علی حبیبک خیرالخلق کلھم

بہر حال درود شریف پڑھنا نبی پاک پر تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہلے خود محبوب پر درود شریف پڑھا پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود پڑھیں بعدہٗ مومنین کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود اور سلام بھی پڑھیں مزید یہ کہ آیت مدنی ہے یعنی اس میں تعمیم ہے اور اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کو نبی پاک ﷺ کا مقام بتایا ہے کہ بایں طور کہ ملاء اعلیٰ ملائکۃ المقربین کے ہاں محبوب کی تعریف کرتا ہے اور پھر ملائکہ حضور پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ بعدہٗ عالم سفلی والوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ محبوب پر درود و سلام پڑھیں۔ تاکہ عالم علوی اور عالم سفلی کے تمام

باشندے حضور کی شان کے معترف ہو جائیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کے یہ کہ آدم علیہ السلام کو رب نے یہ مقام عطا فرمایا کہ آپ کو مسجود ملائکہ بنا دیا یعنی رب نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ بھی ان کے ساتھ شریک ہوتا۔ لیکن مقام مصطفےٰ دیکھئے کہ رب ملائکہ کو بھی فرمارہا ہے۔ مومنین کو بھی فرمارہا ہے۔ اور خود بھی محبوب پر درود بھیجتا ہے اور یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا فرمایا، چلنے کے لئے پاؤں عطا فرمائے، پکڑنے کے لئے ہاتھ، بولنے کے لئے زبان، دیکھنے کے لئے آنکھیں، سننے کے لئے کان، رہنے کے لئے زمین بلکہ لا تعداد نعمتیں عطا فرمائیں جیسا کہ فرمایا۔

(وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها)

یعنی تم رب کی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے۔ تو یہ ساری نعمتیں ساری کائنات حضور ﷺ کی وجہ سے ملیں اور ان کے وسیلہ سے ملیں تو یہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کا ہم پر بڑا احسان ہے جس کا ہم حق ادا نہیں کر سکتے وہ ہمارے محسن اعظم ہیں۔ چونکہ ہم سرکار کے احسانات کا بدلہ دینے سے عاجز تھے رب کریم نے ہمارا عجز دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ تم اپنے محسن اعظم پر درود پڑھو تاکہ شہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق و احسانات جو ہم پر ہیں ان میں سے کچھ کی ادائیگی ہو جائے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے درود شریف کے بیان کرنے میں إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ فرمایا جو کہ جملہ اسمیہ ہے۔ اور اس کی ابتداء کلمہ انّ کی خبر یصلون

ہے جو کہ جملہ فعلیہ ہے۔ اور علم معانی و بیان کے قاعدہ کے مطابق یہ تجدد استمراری کا فائدہ دیتا ہے پھر مطلب یہ ہو گا کہ رب العالمین کی رحمت و عنایت اپنے حبیب پر روز بروز زیادہ ہے۔ اور آپ کے کمالات یوماً فیوماً ترقی پر ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا

وللآخرةُ خيرٌ لكَ مِنَ الْأُولٰى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى.

یعنی بے شک پچھلی گھڑی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے اور بے شک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے یہ بزرگی عظمت اور اعزاز جناب سیدنا آدم علیہ السلام کے اس اعزازواکرام سے اعظم ہے۔ کیونکہ جناب آدم علیہ السلام کو ایک وقت سجدہ ہوا اور ختم ہو اگر محبوب اکرم ﷺ کے لئے یہ اعزاز ہمیشہ جاری اور ساری رہے گا۔ فالحمد للّٰہِ ربِّ العالمین۔

پھر اس آیت مبارکہ میں لفظ (یصلون) مضارع کا صیغہ ہے۔ جو کہ دوام استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی ہر حال میں رب تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔

آیت میں لفظ نبی کا ذکر ہوا۔ لفظ نبی کے تین معانی ہیں۔ اگر لفظ نبی نبا سے مشتق ہے تو نبی کا معنی ہو گا غیب کی خبریں دینے والا۔ اگر لفظ نبی مشتق ہے نباوۃ سے تو پھر نبی کا معنی ہو گا ساری کائنات کا ارفع واعلیٰ۔ اور اگر لفظ نبی مشتق ہے نباۃ سے تو پھر معنی ہو گا آہستہ سے آہستہ آواز کو سننے والا۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمتہ اللہ علیہ نبراس میں فرماتے ہیں

حضور ﷺ پر تینوں معانی صادق آتے ہیں کیونکہ آپ ساری کائنات سے ارفع و اعلیٰ ہیں غیب کی خبریں دینے والے ہیں۔ اور آہستہ سے آہستہ آواز کو سن سکتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک ہے۔ كنت سمعت صوت القلم في بطن امى۔ یعنی جب میں والدہ کے شکم اطہر میں تھا رب کا قلم لوح پر چلتا تھا اس کی آواز میں ماں کے شکم میں سنتا تھا۔

ے دور و نزدیک کے سننے والے کان۔

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

نیز اس لئے بھی لفظ نبی کو رب نے اختیار فرمایا کیونکہ نبوت کا تعلق رب سے ہوتا ہے۔ یعنی رب سے احکامات لینا رب کی ذات و صفات پر مطلع ہونا نبوت کا کام ہے پھر ان احکامات کو رب کی شان کو لوگوں تک پہنچانے کو رسالت کہتے ہیں۔

تو ثابت ہوا کہ اس جگہ پر بھی صفت نبوت کو اختیار کرنا عین مناسب تھا۔ پھر لفظ نبی صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اور صفت مشبہ اس کو کہتے ہیں جو کہ زمانہ ماضی حال مستقبل میں پایا جائے تو اب لفظ نبی کا معنیٰ ہو گا۔ زمانہ ماضی حال مستقبل میں غیب کی خبریں دینے والے زمانہ ماضی و حال و مستقبل میں ساری کائنات سے ارفع و اعلیٰ زمانہ ماضی حال مستقبل میں آہستہ آہستہ آواز کو سننے والے۔ إن الله و ملائكته يصلون على النبى۔ کا معنیٰ ہوا کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی پاک پر درود بھیجتے ہیں۔ اب ملائکہ کتنے ہیں بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ لاتعداد مخلوق ہے صرف

اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ یہ کتنے ہیں کچھ ملائکہ المقربون ہیں کچھ ملائکہ حملۃ العرش ہیں کچھ ساتوں آسمانوں کو اٹھانے والے کچھ جنت کے خازن، کچھ جہنم کے خازن، کچھ بنی آدم کے اعمال کی محافظت کرنے والے، کچھ سمندروں پر مؤکل، کچھ پہاڑوں پر، کچھ بادلوں پر، کچھ بارش برسانے پر کچھ اجسام میں ارواح پھونکنے پر مقرر ہیں۔ کچھ نباتات کو اگانے پر کچھ ہواؤں کو چلانے پر کچھ افلاک کو چلانے پر بعض ستاروں کو گردش دینے پر بعض ملائکہ اس بات پر مامور کہ رسول پاکؐ پر بھیجے ہوئے درود شریف لکھیں، کچھ جمعہ کے دن لوگوں کے اعمال لکھنے پر کچھ بعض دعاؤں پر آمین کہنے پر کچھ قرآن پاک کی تلاوت کنندہ پر رحمت کی برسات برسانے پر کچھ ان عورتوں پر لعنت برسانے پر مامور ہیں جن عورتوں کے خاوند ان پر ناراض ہوں۔ غرضیکہ ملائکہ کی تعداد لامعدود عندالناس ہے بلکہ طبری کی ایک روایت میں ہے سرکار سے پوچھا گیا کہ ہر آدمی کے ساتھ کتنے فرشتے مقرر ہیں تو حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ تین سو ساٹھ ملائکہ ہر آدمی کے ساتھ مقرر ہیں جو ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ امام حاکم کی کتاب مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس حصے مخلوق پیدا کی دش حصوں میں نو حصہ ملائکہ ہیں اور ایک حصہ باقی تمام مخلوقات ہیں یعنی جن انسان شجر حجر زمین آسمان، فضا ہوا بر بحر جنت دوزخ یعنی فرشتوں کے سوا باقی تمام مخلوق رب کی تخلیق شدہ مخلوق کا دسواں حصہ ہیں باقی نو حصے ملائکہ ہیں اب کل ملائکہ نص قرآنی کے حکم کے مطابق سرکار دوعالم پر

درود شریف پڑھتے ہیں۔ امام ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام میں ایک روایت میں ہے کہ روضہ رسول پر ستر ہزار ملائکہ روزانہ صبح اور ستر ہزار ملائکہ شام روزانہ حاضری دیتے ہیں۔ درود سلام پڑھتے ہیں جو جماعت ایک مرتبہ روضہ پر حاضری دیتی ہے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی (از جلاء الافہام ص ۶۳)۔ اسی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کل ملائکہ کی تعداد کتنی ہے۔

(نکتہ) کیا مقام ہے حضور اکرم ﷺ کے امتی کا کہ ملائکہ ازل سے ابد تک ایک مرتبہ روضہ رسول پر حاضری دیں اور امتی جب چاہے روضہ رسول پر حاضری دے سکتا ہے۔ بار بار سو بار ہزار بار۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

پھر فرمایا (یا ایھا الذین آمنوا صلو علیہ و سلموا تسلیما)

ترجمہ :۔اے ایمان والو درود شریف پڑھو ان پر اور خوب سلام بھیجو۔

کیونکہ مومن ہی درود و سلام پڑھنے کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے سرکار کا کرم مومنین پر سب سے زیادہ ہے نیز یہ کہ نبی بھی پاک ہے اور مومنین بھی پاک، اسی لئے پاکوں کے تحفے طیبین کے لئے ہوتے ہیں نیز یہ کہ صرف درود شریف پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ محبوب پر سلام بھی پڑھا جائے کیونکہ سلام کو نص قرآنی میں موکد کیا گیا ہے فرمایا

(وسلمو تسلیما) فللہ الحمد واللہ اعلم بالصواب۔

اب لفظ درود کو عربی زبان میں صلوۃ، صلاۃ کہتے ہیں۔ صلاۃ کا معنی دعا بھی ہے درود بھی اور نماز بھی۔ اس لفظ صلوۃ کے دیگر معنی بھی ہیں لیکن

آدم بر سر مطلب لفظ درود کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے یعنی جب ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاکؐ پر درود پڑھا تو اس سے مراد کیا ہوگی۔ امام ابوالعالیہ فرماتے ہیں۔ **ثناؤہ علیه عند ملائکته** یعنی اللہ تعالیٰ ملائکہ المقربین کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری اور امام رازی وابن العربی فرماتے ہیں کہ صلاۃ الرب (الرحمۃ) یعنی اللہ تعالیٰ نبی پاکؐ پر رحمت نازل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے سے مراد کہ میرے محبوب میں تجھے رفعت وعظمت عطا کروں گا بایں طور کہ دنیا میں تیرا ذکر بلند ہوگا۔ تیرے دین کا اظہار کروں گا ابد تک تیری شریعت باقی رکھوں گا اور آخرت میں امت کے حق میں تیری شفاعت قبول کروں گا ان کو اجر وثواب عطا کروں گا۔ اولین وآخرین میں تجھے فضیلت عطا کروں گا تجھے مقام محمود عطا کروں گا تمام انبیاء کے حق میں تیری شفاعت وگواہی قبول فرماؤں گا۔

اور جب لفظ صلاۃ کی نسبت ہو ملائکہ کی طرف یعنی ملائکہ نبی پاک ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو پھر ان کے درود سے مراد ہوگا کہ وہ حضور ﷺ کے لئے استغفار کرتے ہیں جیسا کہ امام ابوالعالیہ اور ابن الضحاک سے منقول ہے ومعنی صلاۃ الملائکۃ الاستغفار اور کبھی صلاۃ الملائکۃ سے مراد برکت کی دعا بھی لیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے منقول ہے کہ یا اللہ اپنے محبوب کی شان میں برکت فرما ان کے مقام میں برکت فرما ان کے ذکر میں برکت فرما ان کے ثواب میں برکت فرما ان کی امت میں

برکت فرما اب سب ملائکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت کی دعا مانگتے تو اب ہر لمحہ ہر لحظہ ہر زماں ہر وقت حضور اکرم ﷺ کی شان میں اضافہ ہو رہا ہے تبھی تو رب کائنات نے فرمایا

(وللآخرة خیرلك من الاولی)

باقی جب ملائکہ حضور ﷺ کے لئے استغفار کرتے ہیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیا جائے کہ (معاذاللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کی ضرورت ہے اگرچہ حضور ﷺ روزانہ لاتعداد مرتبہ استغفار کرتے تھے بلکہ سرکار کی استغفار سے مراد تعلیم امت ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ گناہوں کی وجہ سے استغفار کیا جاتا ہے بلکہ بلندی درجات لے لئے بھی استغفار کیا جاتا ہے۔ باقی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو معصوم عن الخطاء ہیں گناہوں سے پاک ہیں اب جو لوگ حضور ﷺ کو (نعوذباللہ) معصوم ومبرا عن الخطاء نہیں مانتے ان کو میں چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ سرکار کی ساری زندگی کھلی کتاب کی مانند ہے۔ کوئی چھوٹی سے چھوٹی خطا تلاش کر کے دکھا دیں اپنے تو اپنے دشمنان رسول کفار کو بھی حضور کی ذات گرامی میں کوئی عیب نظر آتا نہیں، کوئی نقص نظر نہیں آتا۔

امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا

؎ وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

وہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

میرے استاد محترم حضور غزالی زماں رازی دوراں امام اہل سنت

علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمتہ اللہ علیہ نے دوران تدریس دورہ حدیث ایک دن فرمایا تھا کہ ملائکہ استغفار اس لئے کرتے ہیں کہ لفظ استغفار کا مادہ غفر یعنی (غ ف ر) ہے جس کے معنی پردے کے ہیں اور اس غفر سے مغفر مشتق ہے مغفر کو خود کہتے ہیں جس کو حالت جنگ میں سر کی حفاظت کے لئے پہنا جاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ملائکہ کی صلاۃ سے مراد استغفار ہے جس کا مقصد یہ کہ ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ (بقول غزالی زمانؒ) کہ یا اللہ اپنے محبوب کو پردے میں رکھ وہ پردہ جو حضور کی حفاظت کے لئے حصار کا کام دے۔ جس کی وجہ سے کوئی عیب جو حضور کی عیب جوئی نہ کر سکے کوئی نقص تلاش کرنے والا حضور کی ذات میں کوئی نقص تلاش نہ کر سکے۔۔ کوئی گستاخ نبی پاک کی گستاخی نہ کر سکے۔ کوئی دشمن نبی پاکؐ سے دشمنی نہ کر سکے۔ کوئی آپؐ پر کسی وجہ سے غالب نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی سرکار کی ذات میں کوئی عیب و نقص تلاش نہیں کر سکتا۔ اور نہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹا سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ نے کیا خوب فرمایا۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے گا۔

جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے۔

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا۔

ورفعنالك ذکرک کا سایہ تجھ پر۔

ذکر اونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا۔

نیز ملائکہ کی صلاۃ سے مراد استغفار اس لیے بھی بقول حضور غزالی زماںؒ کہ ملائکہ خود بھی غفر ہیں یعنی رب کی رحمت کے پردے میں رہتے ہیں جن کی محافظت رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ جن کی کوئی عیب جوئی نہیں کی جاتی۔ کیونکہ ان کے اجسام میں مادہ خواہشات یا دیگر حوائج و آلائشات وغیرھم نہیں۔ ملائکہ ان چیزوں سے مبرا ہیں۔ للذا رب تعالیٰ نے ان کو یہ اعزاز و مقام عطا فرمایا تبھی وہ امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس سے بڑھ کر مقام کی استدعا کرتے ہیں۔

مولایٰ صل وسلم دائماً ابداً۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اور جب لفظ صلاۃ کی نسبت ہو مومنین کی طرف تو اس لفظ صلاۃ سے مراد دعا ہو گی جیسا کہ مفسرین کرام نے فرمایا ہے (ومعنی صلاۃ المومنین الدعاء) یعنی جب مومنین نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اس سے مراد دعا کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فاذاقلنا اَللّٰھُمَّ صلی علی محمد فانمانریدالھم عظم محمدافی الدنیاباعلاء ذکرہ واظھار دینه وَابقَاء شَرِيعَتَهٗ وفِيْ الآخرین بالمقام المحمود و تقدیمه علی کافة المقربین والشھود۔

پس جب مومنین کہتے ہیں الھم صلی علی محمد تو اس سے ہم مراد لیں گے کہ اے اللہ تو حضور ﷺ کو عظمت عطا فرما دنیا میں بایں طور

کہ ان کے ذکر کو بلند فرما اور ان کے دین کو ظاہر فرما اور ان کی شریعت ابدالآباد تک باقی رکھنا اور آخرت میں باین طور عظمت عطا فرما ان کی شفاعت امت کے حق میں اور پورا پورا اجر وثواب عطا فرماتے ہیں۔ اور ان کی فضیلت اولین و آخرین میں ظاہر فرما دے اور سابقہ انبیاء علیہم السلام اور سابقہ امم کے بارے میں اپنے محبوب کو شاہد بنا دے نیز یہ کہ صلاۃ المومنین سے مراد دعا اور دا سے مراد طلب رحمت ہے جیسا کہ بزرگان دین فرماتے ہیں ومعنی قولنا الھم صلی علی محمد (ای الھم ارحم محمدا) اے اللہ محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔ بہر حال مومنین کے درود سے مراد دعا ہے جیسا کہ مذکور ہوا تو اب اگر درود پڑھنا چھوڑ دیا جائے (نعوذباللہ) تو دین بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس لئے حضرت امام سخاوی نے فرمایا وکذلك لو ترکه لایبقی دینا۔ یعنی اگر درود شریف پڑھنے کو ترک کر دیا تو دین باقی نہیں رہے گا۔ موجودہ دور میں دین سے بے رغبتی دین سے دوری بلکہ نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعلقی کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں نے درود سلام پڑھنا ترک کر دیا اور تو اور بعض مولوی لوگ اپنے آپ کو دیندار کہلوانے والوں نے ترک کیا بلکہ برسر محراب ومنبر لوگوں کو روکنا شروع کر دیا۔ اب ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ دین کی خدمت کر رہے ہو یا دین کی جڑیں کاٹ رہے ہو چون کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

سوال :۔ جب اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم دیا کہ وہ میرے محبوب پر درود شریف پڑھیں تو مومنین کہتے ہیں الھم صلی علی محمد جس کا معنی

ہے کہ اے اللہ تو ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیج یعنی رب تعالیٰ جل جلالہ ہمیں فرما رہا ہے کہ ہم درود بھیجیں تو ہم جواباً کہتے ہیں کہ اے اللہ تو ہی درود بھیج۔ فما جواب هذا السوال۔

جواب:۔ مومنین کہتے ہیں کہ اے اللہ جس محبوب پر آپ نے ہمیں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے وہ محبوب بہت عظمت والا ہے شان والا رفعت والا ہے۔

ہم حقیر ہیں گناہگار ہیں خطاکار ہیں سیاہ کار ہیں ان کی شان کے مطابق ان کی عظمت کے مطابق ان کی قدر ومنزلت کے مطابق ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں ہمارے پاس ان کی شان کے مطابق کچھ کہنے والی زبان نہیں ہے جتنا ان پر درود شریف پڑھنے کا حق ہے اتنی ہمارے اندر طاقت نہیں۔

لہذا یا اللہ تو ہی قادر مطلق ہے تو سب سے بڑی شان والا ہے تمام عظمتوں کا مالک ہے تو ہی محبوب کی شان کے مطابق درود شریف بھیج دے۔ یعنی

صلاة منا عليه لنا لا نملك ايصال ما يعظم به امره ويعلوبه قدره اليه انما ذلك بيدالله تعالىٰ فصبح ان صلاتنا عليه الدعاء بذلك وابتغاء ه من الله جل ثناء ه

پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا کوئی وقت مقرر نہیں نص قرآنی میں مطلق حکم آیا ہے مقید نہیں کماقال الله تعالیٰ

یاایهاالذین آمنو صلواعلیه وسلمواتسلیما۔

صبح پڑھو شام پڑھو کھڑے ہو کر پڑھو بیٹھ کر پڑھو اذان سے پہلے پڑھو بعد میں پڑھو رات کو پڑھو دن کو پڑھو۔ جب رب کائنات نے کوئی وقت مقرر مقید نہیں فرمایا تو ہم کون ہوئے مقید کرنے والے پابندی لگانے والے۔ بہر حال جب دل کرے پڑھو بس پڑھو کسی کو مت روکو اگر کسی کو (نعوذ باللہ) روکا تو ایمان کی خیر نہیں۔ بقول امام اہل سنت

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے مرد کہ ہوں امت رسول اللہ کی
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حبیب
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں درود و سلام پڑھنا واجب ہے اور مستحب ہے۔ جن کا علماء امت نے بڑی تفصیل اور تصریح کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جیسا وضوء سے فارغ ہونے کے بعد، تیمم و غسل سے فارغ ہونے کے بعد تشہد میں پڑھنا نماز کی جماعت کے کھڑے ہوتے وقت پڑھنا، نماز کے بعد پڑھنا، قنوت میں، تہجد کے بعد پڑھنا، طلوع شمس کے بعد پڑھنا، مسجد کی طرف جاتے ہوئے پڑھنا، مسجد کو دیکھتے وقت پڑھنا، مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھنا، مسجد سے نکلتے وقت پڑھنا، مؤذن کی اذان کے وقت پڑھنا، جمعۃ المبارک کے دن کو کثرت سے پڑھنا، اس کی رات کو پڑھنا، ہفتہ، اتوار،

پیر، منگل کو پڑھنا، جمعہ کے خطبہ میں، عیدین کے خطبہ میں، استسقاء میں، خسوف میں، خوف میں پڑھنا، تکبیرات تشریق کے بعد پڑھنا، جنازہ کو قبرستان میں لے جانے، نماز جنازہ ادا کرتے وقت پڑھنا، قبر میں داخل کرتے وقت پڑھنا، شب برات میں پڑھنا، تلبیہ کی فراغت کے بعد پڑھنا، حجراسود کو سلام کے وقت پڑھنا، مقام ملتزم پر پڑھنا، نو ذوالحج کی رات کو پڑھنا، مسجد خیف میں پڑھنا، مدینہ منورہ کی زیارت کے وقت پڑھنا، روضہ و قبر رسول کی زیارت کے وقت پڑھنا، مدینہ منورہ کو الوداع کہتے وقت پڑھنا، سرکار کے آثار شریفہ مثلاً غار حرا، غار ثور، جبل نور، مکان ولادت رسول، مسجد قبلتین، مسجد قباء، مسجد جمعہ، باغ حضرت سلمان فارسی، جنگ خندق کے آثار، میدان احد، میدان بدر، مقام خیبر، شہر طائف کی زیارت کرتے وقت پڑھنا، قربانی کرتے وقت، قربانی کا جانور خریدتے وقت، وصیت لکھواتے وقت، نکاح کے خطبہ کے وقت، سورج کے ڈھلتے وقت، نیند کا ارادہ کرتے وقت، سفر کرتے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت، جس کو نیند کم آتی ہو، بازار سے نکلتے وقت، کسی دعوت میں جاتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، بسم اللہ کے بعد، کتاب یا خط لکھتے وقت، رنج والم کے وقت، مصیبت ومشکلات کے وقت، غربت زیادہ ہو جائے تب پڑھیں۔ کشتی وجہاز کے غرق ہوتے وقت، طاعون کی بیماری کے وقت، دعا کی ابتداء میں، دعا کے وسط، دعا کی انتہا میں، عالم مایوسی میں بھوک وپیاس کے وقت، چھینک اور نسیان کے وقت، گناہوں سے تائب ہوتے وقت، دوستوں سے ملتے وقت، قوم سے جدا

ہوتے وقت، جس پر ناجائز تہمت الزام لگ جائے، ختم قرآن پاک کے وقت، حفظ قرآن پاک کے وقت، مجلس سے اٹھتے وقت اور ہر وہ محفل جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوا ہو وہاں درود و سلام پڑھا جائے۔ علم پڑھاتے وقت قرأت حدیث رسول کے وقت، فتویٰ لکھتے وقت، وعظ اور تبلیغ کرتے وقت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھتے وقت، حضورؐ پر درود شریف پڑھا اور لکھا جائے۔ یہ وہ مقامات ہیں جن پر درود پاک پڑھنا ضروری ہے۔

اور اگر مزید اس کی تفصیل وثبوت دیکھنا مقصود ہو تو امام شمس الدین سخاوی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مطالعہ کریں۔ جن میں امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے وہ تمام مقامات جہاں درود پاک پڑھنا چاہیئے احادیث معتبرہ اور رواۃ ثقہ سے ثابت کیا ہے۔ فاطلع ماشئت۔

نوٹ :۔ جب بھی حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے تو اس وقت سیدنا کو ضرور شامل کیا جائے۔ یعنی اللھم صلی علی محمد پڑھتے وقت اللھم صلی علی سیدنا محمد پڑھنا چاہیئے۔ اس کا بہت زیادہ فائدہ وثواب ہو گا۔

جیسا کہ فقہ کی مشہور و معتبر کتاب در مختار میں ہے۔

ندب السیادۃ لان زیادۃ الاخبار بالواقع عین سلوک الادب فھو افضل من ترکہ (ذکرہ الرملی الشافی وغیرہ) (در مختار جلد اول صفحہ نمبر ۱۸۲)۔

درودپاک کے فضائل کی احادیث

اوّل :- عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من صل عل واحدة صلی الله عليه عشرا۔

(رواہ مسلم و ابوداور و الترمذی)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اور بعض کتب میں من صلی علی مرة واحدة كتب الله له عشر حسنات و محيی عنه عشر سيأت یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں دس نیکیاں لکھواوے گا اور دس گناہ مٹوادے گا۔

دوم :- وعنه رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال عن صلی علی عشراً صلی الله عليه مائةٌ وَمَن صلی علی مائة صلی الله عليه الفاومن زاد صبابه وشوقاكنت له شفيعاً وّشهيدايوم القيامة (اخرجه ابو موسیٰ المدينی بسندحسين)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر سو رحمتیں ہوں گی اور میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت

کروں گا اور شہادت دوں گا۔

سوم :۔ وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قَالَ مَنْ صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وملائکتہ بہا سبعین صلاۃ (رواہ احمد وابن زنجویۃ فی ترغیبہ باسناد حسنٍ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر مرتبہ رحمت فرمائیں گے۔

اور ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر دس رحمتیں ہوں گی دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے۔

چہارم :۔ وفی روایتہ عن صلی علی مائۃ کتب اللہ بین عینیہ براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار واسکنہ یوم القیامۃ مع الشہداء (رواہ الطبرانی)۔

ایک اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق سے بری ہونا لکھ دے گا۔ اور جہنم سے بری فرما دے گا۔ اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ مقام دے گا۔

پنجم:۔ وعن سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذبابی طلحۃ فَقَامَ الیہ فتلقاہ فقال بابی انت وامی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاری السرورفی وجھک قال اجل انہ اتانی جبریل آنِفاًفقال یامحمدمن صل علیک مرۃ اوقال واحدۃ کتب اللہ بہا عشر حسنات ومحا عنہ بہا عشر سیئات ورَفَعَ لَہٗ بہا عشر درجات.

(رواہ الدارقطنی صفحہ نمبر ۱۱۱)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اچانک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دیکھا تو حضرت ابوطلحہؓ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور سرکار کا چہرہ انور کی زیارت کی پس عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آج آپ کے چہرہ انور پر بہت زیادہ خوشی و مسرت کے آثار ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ ہاں کیونکہ جبریل امین ابھی میرے پاس آئے ہیں۔ اور انہوں نے ابھی بتایا ہے کہ اے اللہ کے نبی جو آپ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھوادے گا۔ دس برائیاں مٹوادے گا اور دس درجے بلند فرمادے گا۔

ششم:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رب کے عرش کے نیچے ایک فرشتہ رہتا ہے جس کے دو منہ ہیں ایک

پَر مشرق تک اور دوسرا پَر مغرب تک جاتا ہے۔

فَإِذَا صَلّیٰ العَبْدُعلیَّ حباً انغمس فی الماء ثم ینتفض فیخلق الله عنه کل قطرة تقطرعنه ملکا یستغفر لذالك المصلی علی انی یوم القیامة۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس صفحہ نمبر ۱۱۵)

پھر جب کوئی بندہ محبت سے مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ دریا کے رحمت میں غوطا لگاتا ہے پھر اپنے پروں کا چھڑکتا ہے اور قطرات بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا فرمادیتا ہے جو اس درود شریف پڑھنے والے کے لئے قیامت تک مغفرت کی دعا کرتا رہتا ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت معاذبن جبل روایت کرتے ہیں کہ اس فرشتے کے اسی ہزار پَر ہوتے ہیں اور ہر پَر پر اسی ہزار بال ہوتے ہیں۔ ہربال میں اسی ہزار رخ ہوتے ہیں اور ہر رخ میں زبان ہوتی ہے۔ ہر زبان اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ اور سرکار پر درود شریف پڑھنے والے امتی کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ (اخرجہ ابن بشکوال صفحہ نمبر ۱۱۶)

ہفتم :۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب رات کا چوتھا حصہ یا تیسرا حصہ گزر جاتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوجاتے فرماتے کہ اے لوگو! اذکروالله جاء ت الراجفه تبتعهاالرادفه جاء الموت بما فیه. یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

وَفِیْ رِوَایَة قَالَ اذایکفیك الله تبارك وتعالیٰ ماهمك من

امر دنیاک و آخرتک۔ (رواہ ابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم)۔

ہشتم :۔ وعن ابی بکرالصدیق رضی اللّٰہ عنه اسمه عبداللّٰہ بن عثمان قال الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم امحق للخطایامن الماء النار والسلام علی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم افضل من عتق الرقاب وحب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم افضل من ضرب السیف فی سبیل اللّٰہ۔

(رواہ الضمیری وابن بشکوال موقوفاً)

حضرت ابوبکر صدیق جن کا اصلی نام عبداللہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھما ہے فرماتے ہیں حضور ﷺ جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے خطائیں مٹ جاتی ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہے۔

نہم :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عرش پر بیٹھ کر دیکھ رہے ہوں گے۔ جو آپ کی اولاد میں سے جنت کو جارہے ہونگے اور جو آپ کی اولاد میں سے جہنم کو جارہے ہوں گے۔ اتنے میں آپ دیکھیں گے کہ امت محمدیہ میں سے ایک آدمی کو ملائکہ جہنم میں لئے جارہے ہوں گے ! اتنے میں

فيناوی آدم يا احمد يا احمد فيقول لبيك يا ابا البشر
فيقول هذارجل من امتك منطلق به الى النار۔

یعنی آدم علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکاریں گے اے احمد۔ اے احمد۔ سرکار جواب دیں گے لبیک اے تمام انسانوں کے باپ تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ ایک مرد آپ کی امت میں سے ہے اس کو ملائکہ جہنم میں لے جارہے ہیں۔ تو سرکار جلدی سے ادھر چل پڑیں گے اور ملائکہ کو فرمائیں گے کہ رک جاؤ۔ وہ عرض کریں گے کہ جناب ہم اس کو اللہ تعالی کے حکم کے مطابق جہنم میں لے جارہے ہیں کیونکہ یہ بہت گناہ گار انسان ہے لہٰذا آپ ہمیں نہ روکیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرش کی طرف ہاتھ اٹھا کر عرض کریں گے۔

يَارَبُ اليس قدوعدتنی ان لا تخزينی فی امتی فياتی النداء من عندالعرش اطيعوا محمداً وردوا هذالعبد الى المقام فاخرج من حجری بطاقة بيضاء كالانملة فالقيها فی كفةالميذان اليمنی وانااقوال بسم الله فترجح الحسنات على السيات فيناوی سعد وسعد جده وثقلت موازينهٗ انطلقوابه الى الجنة فيقول بابی وامی مااحسنك وجهك واحسن خلقك فقداقلتنی عشرتی ورحمت عبرتی فيقول انانبيك محمدوهذه صلاتك التی كنت تصليها علی وقدوفتك احوج ماكنت اليها۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا فی کتاب والتمیری ص ۱۲۳)۔

اے رب آپ نے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ امت کے بارے میں تجھے مایوس نہیں کروں گا۔ پس عرش سے ندا آئے گی کہ میرے محبوب کی اطاعت کرو اور واپس لے آؤ اس بندے کو میزان کی طرف پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جیب سے چیونٹی کے برابر سفید کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا نکال کا اس ٹکڑے کو نیکیوں کے ترازو میں بسم اللہ پڑھ کر ڈال دیں گے۔ تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ برائیوں کا کم ہو جائے گا پھر آواز آئے گی کہ سعادت مند ہو گیا اور رتبہ بڑھ گیا اور نیکیاں زیادہ ہو گئیں اب اس کو جنت میں لے جاؤ وہ عرض کرے گا کہ اے فرشتو! ٹھہر جاؤ تا کہ میں اس مقصد ہستی سے گفتگو کر سکوں جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم شان سے نوازا ہے۔ پس عرض کرے گا کہ میرے ماں باپ قربان ہو جائیں کس قدر حسین چہرہ ہے آپ کا، کس قدر حسین خلق ہے آپ کا۔ آپ نے کرم نوازی فرمائی کہ میرے برائیاں کم کروا دیں۔ میری نیکیاں بڑھا دیں۔ پس آپ جواب دیں گے کہ میں تیرا نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور یہ تیرا درود شریف تھا جس کو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ آج تجھے سخت ضرورت تھی جو کہ تیرے کام آیا۔

دہم :- وردی عن محمد بن لمکندر عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قال من صلی علی فی الیوم مائتہ مرہ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ سبعین متہا فی الآخرۃ وثلاثین فی الدنیاء۔ (ھذا لروایۃ ماخوذ من تنبیہ الغافلین)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر روزانہ سو مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرما دیتا ہے۔ سبعین آخرت اور تمیں دنیا کی۔

یازدہم :- ویحکی عن سفیان ثوری رحمه الله قال بینما هواطوف اذرای رجلا لایرقع قدماولا یضع قدماالادهو یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم قال قلت له یا هذا انك قد ترکت التسبیع والتهلیل واقبلت با الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم هل عند فی هذا شئی قال من انت عافاك الله فقلت انا سفیان ثوری آلخ۔

مشہور بزرگ حضرت سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ شریف میں طواف کر رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی کو دیکھا جو کہ ہر قدم پر درود شریف پڑھ رہا تھا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو کہا کہ اے نوجوان تو نے تسبیح و تہلیل (یعنی لَبَّیك اللھم لَبَّیك) کو چھوڑ رکھا ہے اور اس کی جگہ تو نے درود شریف پڑھا ہے۔ کیا اس کی کوئی تیرے پاس وجہ ہے تو اس نے دعا دے کر کہا کہ آپ کون ہیں۔ میں نے کہا کہ میرا نام سفیان ثوری ہے۔ تو اس نے کہا کہ اگر آپ اپنے زمانے کے کامل بزرگ نہ ہوتے تو میں آپ کو نہ بتاتا لیکن آپ امت کے بزرگ آدمی ہیں۔ یہ راز سن لیں کہنے لگا کہ میں اور میرا والد دونوں اللہ تعالیٰ کے گھر کے حج کے لئے اپنے گھر سے چلے حتیٰ کہ ہم نے کئی منازل سفر کر لیا تو اس اثناء میں میرا والد

بیمار ہو گیا میں نے علاج معالجہ کیا۔ اس کے باوجود ایک رات فوت ہو گئے اور ان کا چہرہ بالکل سیاہ ہو گیا۔ میں نے انا لِلّٰہِ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ ان کے جسم کو چادر سے ڈھانپ دیا۔ اس پریشانی کے عالم میں مجھے نیند آئی اور میں سو گیا میں نے نیند میں ایک ہستی کو دیکھا ان کے چہرے جیسا کسی کا چہرہ نہیں۔ ان کے کپڑوں جیسا کوئی کپڑا نہیں اور نہ ان جیسی کسی کی خوشبو ہو گی جو خراماں خراماں تشریف لائے اور میرے والد کے قریب آ گئے پس میرے والد کے منہ سے چادر ہٹائی اور اپنا نورانی ہاتھ میرے والد کے چہرہ پر پھیرا تو سیاہ چہرہ نورانی ہو گیا۔ آپ جانے لگے تو میں ان کے دامن سے لپٹ گیا میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے بندے آپ کون ہیں جو اس مسافری میں مجھ پر اور میرے والد پر کرم نوازی فرمائی۔ فرمایا کیا تو مجھے نہیں جانتا پہچانتا۔ میں محمد بن عبداللہ صاحب القرآن ہوں۔ اگرچہ تیرا والد گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا تھا پس جب اس پر یہ مصیبت پڑی تو اس نے مجھے فریاد کی اور میں ان کی فریاد و پکار سنتا ہوں جو لوگ مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں۔

جوان کہتا ہے کہ میں نے والد صاحب کے چہرہ سے چادر ہٹائی تو ان کا چہرہ نورٌ علیٰ نور تھا۔

ایک اور روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من صلی علی فی یوم خمسین مرۃ صافحتہ یوم القیامۃ۔

(رواہ ابن بشکوال)

یعنی جو شخص مجھ پر روزانہ پچاس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اس کے ساتھ قیامت کے دن مصافحہ کروں گا۔

حضرت عبداللہ جرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال من ذکرت عندہ فلم یصلی علی دخل النار۔

(رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

اکثر وامن الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ یوم مشھود وتشھدہ الملائکۃ وان احداکان یصلی علی الاعرضت علی صلاتہ حین یفرع منھا۔

یعنی جمعہ کے روز مجھ پر زیادہ درود شریف و سلام پڑھا کرو کیونکہ وہ مشاہدہ کا دن ہے۔ ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایک ہی مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا جائے فارغ ہوتے ہی میرے ہاں درود شریف پیش کر دیا جاتا ہے۔

جناب ابوالدرداء نے عرض کی ۔ قلت (وبعدالموت) قال وبعد الموت ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجادالانبیاء فنبی اللہ حیی یرزق۔ (اخرجہ ابن ماجہ)

میں نے عرض کیا کہ سرکار موت کے بعد بھی درود شریف پیش

ہوگا۔ فرمایا موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اس کو رزق بھی ملتا ہے۔

طبرانی شریف میں ہے۔

لیس من عبد یصلی علی الابلغتنی صلاته حیث کان قلنا، بعد وفاتك قال وبعد وفاتی ان الله تعالیٰ حرم علی الارض ان تاکل اجسام الانبیاء (وکزارواه النمیری)

یعنی سرکار نے فرمایا جو امتی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس کا درود شریف میرے پاس پہنچتا ہے۔ جہاں سے بھی پڑھے ہم نے عرض کی آپ کی وفات کے بعد بھی۔ فرمایا میری وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام کو کھانا حرام کر دیا۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ۔ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے۔

وفی روایه ان الدعایجس بین السماء والارض لایصعد منه شئی حتی تصلی علی نبیك علیه الصلوة والسلام۔ (هذا الروایة ماخوذ من تنبیه الغافلین)۔

ایک روایت میں ہے کہ دعا زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ رب العزت کی بارگاہ میں نہیں پہنچتی جب تک کہ حضور اکرم ﷺ پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

اس لئے بزرگ فرماتے ہیں کہ ہر دعا کی ابتداء اور انتہا میں درود شریف پڑھا جائے تا کہ بارگاہ رب العزت میں درود شریف کی برکت سے دعا قبول ہو جائے حضرت ابو موسیٰ المدینی نے اور ابن سعد نے اپنی اسناد سے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم مشہور بزرگ ابوبکر بن مجاہد کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ معروف بزرگ حضرت شبلی آئے تو ابوبکر ابن مجاہد ان سے کھڑے ہو کر معانقہ اور ماتھے پر بوسہ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ نے ان کو بوسہ دیا۔ حالانکہ بغداد کے لوگ ان کو مجنون دیوانہ کہتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اسی طرح ان کے ساتھ سلوک جس طرح حضور اکرم ﷺ کو میں نے ان کے ساتھ سلوک کرتے دیکھا ہے۔

وذلك انی رایت رسول الله صلی الله وسلم فی المنام۔ وقداقبل الشبلی فقام الیه وقبل بین عینیه فقلت یا رسول الله اتفعل هذا بالشبلی فقال هذایقر، بعد صلاته لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم فان تولوافقل حسبی الله لااله الاهوعلیه توکلت وهورب العرش العظیم ویبنهابالصلاة علی۔

فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار کو خواب میں دیکھا کہ حضرت شبلی بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے سرکار نے اٹھ کر ان کی جبین کو چوما تو میں نے عرض کی کہ حضور آپ نے شبلی کو یہ اعزاز کس لیے دیا۔ تو سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد سورۃ توبہ کی آخری دو مذکورہ آیات

کی تلاوت کرتا ہے اور بعدہ مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے۔

مصرعہ : ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے۔

ان کے کرم کی بات نہ پوچھو۔

امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ واقعہ اپنی کتاب میں لکھا ہے فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت حسن بصری کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری ایک پیاری لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ مجھے خواب میں نظر آجائے۔ تو آپ نے اس کو عمل بتایا کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ تکاثر پڑھیں اور پھر سو جائیں۔ اس عورت نے ایسا کیا تو اس کی بیٹی اسے خواب میں نظر آئی اور حالت یہ تھی کہ

وھی فی العقوبۃ والعذاب وعلیھا لباس القطران ویداھامفلولۃورجلاھا مسلسلۃ بسلاسل من النار۔

یعنی سخت عذاب میں مبتلا تھی ۔ کہ ٹاٹ کا لباس تھا دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں ٹانگیں زنجیروں سے بندھی ہوئی تھیں اور جہنم میں لٹکی ہوئی تھی۔ ماں نے جب یہ حالت دیکھی تو صبح کو آپ کے پاس آکر ماجرا بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ صدقہ خیرات کرو۔ اس کے بعد آپ سو گئے تو حالت خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا۔

کانھا فی روضۃ من ریاض الجنۃ ورای سریراً منصوباً وعلیہ جاریۃ حسنۃ جمیلۃ وعلی راسھا تاج من نور۔

جو کہ جنت کے باغ میں ایک عظیم الشان تخت پر حسن وجمال کی پیکر بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔ جس کے سر پر نوری تاج تھا۔ آپ کو دیکھ کر کہنے لگی۔

یا حسن اتعرفنی فقال لا۔

اے حسن بصری کیا آپ مجھے جانتے ہیں فرمایا نہیں تو کہنے لگی میں ہی وہ لڑکی ہوں کہ میری والدہ نے میرے بارے میں خواب بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیری والدہ نے تو کچھ اور بیان کیا۔ یہاں معاملہ برعکس ہے کہنے لگی میری والدہ نے سچ کہا ہے۔ جس طرح اس نے یہاں میری حالت دیکھی تھی لیکن میرے جیسے ستر ہزار اور انسان بھی اسی طرح عذاب میں تھے۔

فعبر رجل من الصالحین علی قبورنا وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ وجعل ثوابھالنافقبل اللہ عزوجل منہ۔

تو ایک نیک آدمی اس قبرستان سے گذرا۔ اس نے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہمیں ثواب بخش دیا تو رب نے قبول فرما کر ہم سب کو بخش دیا جہنم سے آزاد کر کے سب کو میرے جیسا مقام عطا کر دیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہاری آواز مجھ تک پہنچتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

أَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ (طبرانی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے۔ اس روز فرشتے (دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ) حاضر ہوتے ہیں۔ میرا جو امتی مجھ پر درود بھیجے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔

حلِ مشکلات کے لیے صرف درُود شریف کافی ہے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ، فَقَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ. (ترمذی)

حضرت ابی ابن کعب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ آپ پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھوں اپنی عبادت کے اوقات میں سے (یعنی میں جتنا وقت عبادت کرتا ہوں اس میں سے کتنی دیر آپ پر درود شریف پڑھوں) تو سرکارؐ نے فرمایا کہ جتنی دیر تیرا دل چاہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ کل وقت کا چوتھائی حصہ تو سرکار نے

فرمایا کہ جتنا تیرا دل چاہے اور اگر تو اس سے بھی زیادہ دیر پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا تو میں نے عرض کیا کہ کل وقت کا آدھا حصہ پڑھوں۔ آپؐ نے جواب دیا کہ جتنا تیرا دل چاہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ کل وقت کے تین حصوں میں درود شریف پڑھوں اور باقی میں دیگر عبادات۔ تو سرکارؐ نے فرمایا کہ جتنا تیرا دل چاہے اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ تو میں نے عرض کی کہ جناب اب میں تمام وقت آپ پر درود شریف پڑھوں گا تو سرکار نے فرمایا کہ جب تو ایسا کرے گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ تیری دنیا اور آخرت کے تمام امور کو تیرے لئے آسان فرمادے گا۔

مسلمانوں کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر اور صلوٰۃ علی النّبی سے خالی نہیں ہونی چاہئیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ مَاجَلَسَ قَوْمٌ مَجْلَسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کہیں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو قیامت کے دن یہ ان کے لئے نقصان وحسرت کا باعث ہوگا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر

چاہے تو بخش دے۔

درود شریف کے بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْئٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (ترمذی)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے۔ اوپر نہیں جا سکتی جب تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

دُرود شریف، بلندی درجات اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ

صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔

بخیل وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود نہ بھیجے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ (ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درُود و سلام بھیجنے والوں کا درجہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَلَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ

اَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْ خِلَاهُ الْجَنَّۃَ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی مجھ پر صلوٰۃ یعنی درود نہ بھیجے اور اسی طرح ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے لیے رمضان (مغفرت ورحمت والا) کا مہینہ آئے اور اس کے گزرنے سے پہلے اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو جائے (یعنی رمضان کا مبارک مہینہ بھی وہ غفلت وخدا فراموشی میں گزار دے)

ان مذکورہ روایات و آثار سے یہ ثابت ہوا کہ امام الانبیاء حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر دنیاوی واخروی مصیبت میں کام آتے ہیں۔ تمام مشکلات حل فرماتے ہیں کیونکہ درود شریف ہر مشکل کے حل کی چابی ہے بوجہ افضل العبادۃ ہے جیسا کہ فقیہ ابولیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں درج فرمایا۔ فرماتے ہیں

واذا اردت ان تعرف ان الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم افضل من سائر العبادات فانظر وتفكر فى قول الله سبحانه وتعالىٰ ان الله وملائكة يصلون على النبى ياايهاالذين آمنوا صلواعليه وسلمواتسليما.

ففى سائرالعبادات امرالله تعالىٰ بها واماالصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فقد صلى عليه بنفسه اولاوامرالملائكه بالصلاة عليه ثم امرالمومنين يان يصلواعليه فثبت بهذا ان

الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل العبادات۔

(ماخوذ من تنبیہ الغافلین)

یعنی جب تم پہچاننے کا ارادہ کرو یہ کہ نبی پاک ﷺ پر درود شریف پڑھنا تمام عبادات سے افضل عبادت ہے تو اس آیت کریمہ میں غور کرو کیونکہ تمام عبادات کا رب نے حکم دیا۔ لیکن خود عبادت سے پاک ہے بہر حال نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے سلسلہ میں اس طرح ہے کہ رب تعالیٰ نے پہلے خود محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود شریف پڑھیں بعدہ مومنین کو حکم دیا کہ وہ محبوب پر درود شریف پڑھیں۔

بعض مجرّب درُود شریف

اب ہم کچھ درود شریف معہ فضائل لکھیں گے جن کے فوائد و فضائل کتب معتبرہ میں منقول ہیں۔

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے، صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بارگاہ عالیہ میں سلام عرض کرنا تو ہم جان چکے لیکن آپ کی بارگاہ عالیہ میں ہم درود شریف کیسے پڑھیں تو سرکار نے ان کو یہ درود شریف سکھایا۔

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

(رواہ البخاری)

اے اللہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرمائیں جس طرح آپ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی بیشک آپ حمید مجید ہیں۔

اس درود پاک میں جناب حضرت ابراھیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد کا ذکر ہوا۔

سوال: دیگر انبیاء کرام ورسل بھی انتہائی عظمت والے اور شان والے ہیں بلکہ کچھ صاحب کتاب بھی ہیں لیکن ان کا خصوصیت کے ساتھ ذکر نہیں جس طرح جناب ابراھیم علیہ السلام اور آل ابراھیم علیہ السلام کا ذکر ہوا۔

یہی سوال میں نے اپنے استاد محترم رئیس المفسرین امام المتکلمین شمس العلماء بدر الفقہاء صاحب التصانیف کثیرہ ومصنف تفسیر الٰہی حضرت علامہ الٰہی بخش رحمۃ اللہ علیہ آف جانو والی شجاع آبادی سے کیا تو آپ نے جواب دیا کہ بیٹا

جناب رسالت مآب حضرت محمد ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو درود پاک کی تعلیم دیتے ہوئے درود شریف ابراھیمی سکھایا کیونکہ جتنے بھی نبی رسول ہیں سب نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی ہے لیکن

ابراہیم علیہ السلام جب تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضور اکرم ﷺ کی آمد و بعثت کی دعا مانگی تھی۔ جناب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اس وقت آمین کہی تھی۔

کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ ربنا وابعث فیھم رسولا (الآیۃ)

جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی دعا مانگی ہے تو اس لئے سرکار دوعالم نے اپنی امت کو تعلیم دی کہ جب امت مجھ پر درود شریف پڑھے تو جناب ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی اولاد بالخصوص جناب اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کرے تاکہ ان کا تذکرہ بھی میری امت کی زبان پر جاری وساری رہے۔

(ھل جزاء الاحسان الا الاحسان)

طبری کی روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے۔

شھدت لہ یوم القیامۃ بالشھادۃ وشفعت لہ شفاعۃ

یعنی قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحمدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحمدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ

عَلٰی مُحمدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحمدٍ کَمَا تَرَحَمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے چلتے چلتے راستہ میں ایک جگہ ٹھہر گئے تو ایک دیہاتی حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ تو حضور نے اس کو سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ جب تو نے ہمیں دور سے خوش آمدید کہا تو اس وقت کیا کہا تھا۔ تو اس نے عرض کیا کہ میں نے یہ کہا تھا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحمدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی صَلَاۃٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحمدٍ حَتّٰی لَا تَبْقٰی بَرَکَۃٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحمدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی سَلَامٌ وَارْحَمْ مُحمدًا حَتّٰی لَاتَبْقٰی رَحْمَۃٌ۔

تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعرابی جب تو نے یہ کلمات کہے تھے۔

انی اری الملائکۃ قد سدوالافق۔

کہ میں نے ملائکہ کو دیکھا جنہوں نے پورے آسمان کو گھیر لیا تھا

(منقول از قول البدیع)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کسی نے درود بھیجنے کی کیفیت پوچھی تو آپ نے یہ درود شریف ارشاد فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحمدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ

...ائد الخیر اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَقَامَ مَحْمُوْدًا یَغْبِطُہُ الْاَوَّلُوْنَ
الْاٰخِرُوْنَ وصلّی علی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحمدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
...بْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(منقول از قول البدیع وجلاء الافھام لابن قیم والبغوی)

حضرت رویفع ابن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے
...یں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحمدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَالْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
(رواہ البزار)

...س کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
...ی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ درود شریف پڑھے اس کی
...واب میں زیارت نصیب ہوگی۔

ومن رآنی فی منامہ رآنی یوم القیامۃ ومن رآنی یوم
القیامۃ شفعت لہ من شفعت لہ شرب من حوضی وحرم
اللہ جسدہ علی النار۔

یعنی جس کو خواب میں میری زیارت ہو گی اس کو قیامت کے دن
...ی زیارت نصیب ہوگی۔ اور جس کو قیامت کے دن زیارت نصیب ہو گی
...س کی میں شفاعت کروں گا اور جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے
...وض سے جام کوثر پئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام فرمادیگا۔

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِہٖ

(منقول از قول البدیع)

کئی صحابہ کرام مندرجہ ذیل حدیث پاک کے راوی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ اور امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اچانک بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی حاضر ہو جو کہ مسافر تھا اور فصیح کلام والا تھا۔ اس نے حضور کو بڑے فصیح انداز میں سلام کیا۔

یعنی السلام علیکم یا اھل العز الشائخ و الکرم الباذخ.

تو حضور سرور عالم ﷺ نے اس کو اپنے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درمیان بیٹھنے کی سعادت عطا فرمائی حضرت ابوبکر صدیق نے اس مسافر کو دیکھا اور بارگاہ مصطفےٰ میں عرض کی۔

اتجلسه بینی وبینك ولااعلم علی الارض احب الیك منی

کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس کو میرے اور اپنے درمیان بٹھاتے ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ روئے زمین پر میرے جیسا پیارا آپ کا کوئی نہیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا فرمایا کہ جبریل امین نے مجھے ابھی خبر دی تھی کہ یہ جوان آپ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے اس جیسا درود شریف آج تک کسی نے پڑھا ہی نہیں اس لئے اس

کہ یہ مقام ملا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ آقا مجھے بتائیں کہ یہ کس طرح آپ پر درود شریف پڑھتا ہے تاکہ میں بھی ویسا ہی درود شریف آپ پر پڑھوں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھے بغیر درود شریف بتا دیا۔ واہ نبی تیرے علم پر اور علم عطا فرمانے والے پہ قربان جاؤں۔

درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ٥

تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ فماثواب هذه الصلوٰة۔ یعنی اس درود شریف کا ثواب کتنا ہے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر تو نے وہ سوال کیا جس کو شمار کرنے کی کسی کو طاقت نہیں۔

فلوكانت البحار مداداو الاشجار اقلاما والملائكة كتابا يكتبون لغنى المدادو تكسرت الاقلام ولم تبلغ الملائكة ثواب هذه الصلاة۔

یعنی تمام سمندر سیاہی بن جائیں تمام درخت قلم بن جائیں اور ملائکہ کتاب لکھنے کو بیٹھ جائیں تو سمندر خشک ہوجائینگے۔ قلمیں ٹوٹ جائیں گی اور ملائکہ اس درود شریف کے ثواب کو نہیں لکھ سکیں گے۔

(منقول از قول البدیع)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کوئی صحابی نہیں بیٹھتا تھا لیکن ایک آدمی کو سرکار نے اپنے اور صدیق اکبرؓ کے درمیان بٹھایا جس سے صحابہ کرام متعجب ہوئے جب وہ جوان چلا گیا تو سرکار نے فرمایا کہ یہ جوان اسی شفقت کے لائق تھا کیونکہ یہ جب درود شریف پڑھتا ہے تو ایسا درود شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ؁

(وضاحت) اس صحابی کو اپنے اور صدیق اکبر کے درمیان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے بٹھایا کہ اس کی تالیف قلب ہو جائے تاکہ وہ اسلام پر ہمیشہ کاربند رہے اور اسے استقامت علی الدین حاصل ہو جائے نیز سرکار کے غلاموں کو درود پاک کی ترغیب ہو جائے کہ وہ بھی ایسا درود شریف پڑھیں۔ ورنہ سیدنا صدیق اکبر کو جو قرب حاصل ہوا اس تک کون پہنچ سکتا ہے۔ سبحان اللہ آپ کی کیا شان ہے کہ ساری زندگی رسول کے قرب میں رہے۔ بچپن تھا تو نبی پاک کے ساتھ تھے جوانی تھی تو ساتھ تھے بڑھاپا تھا تو نبی کے ساتھ تھے۔ میدان بدر تھا تو نبی کے ساتھ تھے احد تھا تو نبی کے ساتھ تھے ،احزاب کی جنگ ہے تو نبی کے ساتھ ہیں، تبوک ہے تو نبی کے ساتھ ہیں، خیبر تھا تو نبی کے ساتھ تھے مکہ تھا تو نبی کے ساتھ تھے مدینہ تو نبی کے ساتھ تھے غار تھی تو نبی کے ساتھ تھے مزار ہے تو آج تک نبی کے ساتھ ہیں حتیٰ کہ قیامت کے دن حضورؐ کے ساتھ اٹھیں گے اور جنت میں بھی سرکار کے ساتھ جائیں گے۔

خواجہ اول کہ او یار اوست
ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اوست

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مجھ پر درود شریف پڑھو تو حسین وجمیل کیفیت سے پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف (بعرض علی) میری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے پس تم کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَقَامًا مَحْمُوْدًا یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

(اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

امام یافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی چاہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا درود شریف پڑھوں جس کے سرکار مستحق ہیں تو یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَفْضَلَ صَلَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ (از قول البدیع)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا وہ امتی جو غریب ہے صدقہ خیرات نہیں دے سکتا اس کو چاہیئے کہ یہ درود شریف پڑھے۔ اس کو صدقہ، خیرات، سخاوت کا ثواب ملے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک آدمی نے بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں فقیر آدمی ہوں مجھے معاش کی تنگی ہے اس نے اپنی تنگ دستی بیان کی تو سرکار نے فرمایا کہ جب تو اپنے گھر میں داخل ہوا کرے تو سلام کیا کر چاہے گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو (ثم سلم علی) پھر مجھ پر سلام بھیج کر قل شریف ایک مرتبہ پڑھا کر تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔

فادرالله عليه الرزق حتى افاض جيرانه وقربانه.

پس اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دیئے اپنے ہمسائیوں اور رشتہ داروں سے زیادہ امیر ہو گیا۔

روایت ہے کہ جو آدمی خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے وہ یہ درود شریف بصورت طاق پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

لَهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ۔

(از قول البدیع)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ۔فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اتنے میں ایک نابینا آدمی حاضر ہوا اس نے اپنی بصارت کے ختم ہونے کی بارگاہ مصطفےٰ میں شکایت کی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ وضو کرو اور دو رکعت نماز حاجت ادا کر پھر یہ دعا پڑھ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فَيَنْجَلِیْ لِیْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ ٥

حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں۔

فواللہ ماتعرفنا وطال بنا الحدیث حتی دخل الرجل کانہ لم یکن بہ ضرر۔

(اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ والنمیری والنسائی)

فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ابھی ہم وہاں سے گئے نہیں تھے ابھی ہماری بات ختم ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ بالکل صحیح ہو کر آیا معلوم ہوتا تھا گویا کہ اس کو کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔

(نوٹ) اگر آنکھ کی تکلیف نہ ہو کوئی اور حاجت ہو تو فینجلی

بصری کی جگہ فَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ پڑھا جائے۔

اس روایت معتبرہ سے معلوم ہوا جب بھی کوئی مشکل ہو کوئی حاجت ہو تو بارگاہ رب العزت میں سربجود ہونا چاہیے بعدہ رب کی بارگاہ میں دعا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا جائے پھر اس وقت حضور کو یا کہہ کر پکارا جائے تو اسی وقت مشکل حل ہو گی حاجت پوری ہو گی۔

لاورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا

بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی۔

آج لے نام ان کا آج مدد مانگ ان سے۔

کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا۔

حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی مع ایک اونٹنی کے لایا گیا لوگوں نے کہا کہ اس نے یہ اونٹنی چوری کی ہے۔ تمام لوگوں نے اس کے چور ہونے کی گواہی دی۔ سرکار نے اونٹنی کو بندھوادیا اور فرمایا کہ چور پر حد جاری کی جائے۔ لوگ اس کو لے کر چلے گئے۔ اس نے جاتے وقت یہ درود شریف پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَاتَبْقٰی مِنْ صَلَاتِكَ شَیْئٌ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْئٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ بَرَكَاتِكَ شَیْئٌ ٥

اتنے میں وہ اونٹنی بول پڑی۔

یامحمد انه بری من سرقتی

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ شخص بے گناہ ہے اس نے مجھ کو نہیں چرایا۔

سرکار نے حکم دیا کی جلدی جاؤ اس آدمی کو واپس لے کر آو پس ستر آدمی اہل مسجد بھاگ کر گئے اور اس کو واپس لے آئے تو سرکار نے اس سے پوچھا کہ جاتے ہوئے تم نے کیا پڑھا تو اس نے عرض کی کہ مذکورہ درود شریف پڑھا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نظرت الی الملائكة محدثون فی سكك المدينه حتی كادوا بحولوابینی وبینك۔

یعنی میں نے ملائکہ کو دیکھا جن سے مدینہ پاک کی گلیاں بھر گئیں قریب تھا کہ تیرے اور میرے درمیان والی جگہ بھی بھر جاتی پھر فرمایا جب تو پل صراط سے گزرے گا۔

دوجهك اضوامن القمر ليلة البدر:

تیرا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ منور ہوگا۔

(اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس)

امام فاکھانی اپنی کتاب الفجر المنیر میں لکھتے ہیں کہ مجھے شیخ الصالح موسیٰ الضریر نے خبر دی کہ ایک مرتبہ ہم سمندر کے بیڑے میں سوار تھے کہ اچانک شدید طوفان آگیا قریب تھا کہ ہمارا بیڑا ٹوٹ پھوٹ جاتا کہ اس

پریشانی کے عالم میں میں نے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔

قرایت النبی صلی الله علیه وسلم.

یعنی میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا انہوں نے فرمایا کہ کشتی والوں کو کہو کہ وہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

درود منجیه

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر ایسا درود کہ تو نجات دے ہم کو اس کے واسطے تمام خوفوں اوز آفتوں سے اور پورا کرے اس کے واسطے سے ہماری تمام حاجتیں اور پاک کرے ہم کو اس کے واسطے سے تمام برائیوں سے اور بلند کرے ساتھ اس کے ہمارے بلند درجے نزدیک اپنے اور پہنچا دے ہم کو ساتھ اس کے منزل مقصود پر تمام نیکیوں سے زندگی میں اور مرنے کے بعد۔

بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے سواروں کو یہ درود شریف بتایا ابھی ہم نے تین سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھا ہی تھا کہ طوفان تھم گیا اور ہم خیر وعافیت میں رہے۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا تو آپ سے پوچھا گیا کہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیسا سلوک کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رب نے مجھے اس درود شریف کی برکت سے بخش دیا جو میں حضورؐ کی بارگاہ میں پیش کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازا ہے۔ جنت میں ایسے خوش جیسے دولہا ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَمَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحمدٍ کَمَآاَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحمدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی محمدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الصَّلٰاۃُ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحمدٍ کُلَّمَاذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحمدٍ کُلَّمَاغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ہ

(اخرجہ البیہقی والنمیری ولابن بشکوال)

ایک اور حدیث رسول ہے امام دارقطنی نے مرفوعاً بیان کی ہے۔

من صلی علی یوم الجمعة ثمانین مرة غفرالله له ذنوب ثمانین سنة.

فرمایا جو شخص مجھ پر روز جمعہ اسی مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔ عرض کیا گیا کہ کس طرح درود شریف پڑھا جائے تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٥ (رواہ الدار قطنی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بروز جمعہ ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔

جاء یوم القیامۃ ومعه نورلوقسم ذلك النوربين الخلق كلهم لوسعهم. (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

یعنی قیامت کے دن وہ اس شان سے آئے گا کہ اس کے ساتھ نور ہوگا اگر وہ تمام مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو پھر بھی بچ جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ان النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ ٥

(دفع کرب وبلا کے لئے) حضرت شیخ احمد محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف دافع مصائب ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحمدِ ان النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وسِرِّ السَّارِيْ فِي سَآئِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ ٥

(از افضل الصلوٰۃ)

(سعادت دارین کے لئے) استاد سید احمد دحلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف ہمیشہ بروز جمعتہ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کو دارین کی تمام سعادتیں حاصل ہوں گی۔ اس درود شریف کا نام بھی صلاۃ السعادۃ ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدنا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِيْ عِلْم اللّٰه صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰه ٥ (ماخوذ افضل الصلاۃ صفحہ نمبر ۸۲)

(دنیا و آخرت کی نعمتوں کیلئے) سیدی احمد ساوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے دنیا و آخرت کی اسے نعمتیں حاصل ہوں گی اسے صلاۃ الانعام بھی کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ ۔ (ماخوذ افضل الصلاۃ صفحہ نمبر ۸۴)

(غم واندوہ دور کرنے کے لئے) امام ابن عابدین فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک عظیم فتنہ برپا ہوا تو اس وقت میں نے یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو مرتبہ پڑھا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے الحمدللّٰہ رب العلمین۔

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ه

(ماخوذ افضل الصلاۃ صفحہ نمبر ۸۵)

(کشف العلوم کے لئے) حضرت شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی فرماتے ہیں کہ میں ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ کے مدرسہ محمودیہ میں اپنے شیخ مصطفٰے ہندی کے پاس گیا۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے ایسا وظیفہ عنایت فرمائیں جس کے پڑھنے سے کشف علوم ہوں تقرب الٰہی کا ذریعہ بنے اور سرکار کی ذات سے رابطہ و تعلق زیادہ ہو جائے تو میرے شیخ نے فرمایا کہ آیت الکرسی پڑھو بعدہٗ یہ درود شریف پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ہ

(افضل الصلاۃ صفحہ نمبر ۱۸۸)

امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص یہ درود شریف پڑھے اس پر رب کی رحمت کے ستر دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے اور سوائے منافق کے کوئی بھی اس سے بغض وعداوت نہیں رکھے گا۔

نیز حافظ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص ملک شام سے بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والد صاحب بہت ہی بوڑھے ہو چکے ہیں اور آپ کی زیارت کے بھی مشتاق ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ ان کو لے آؤ تو اس نے عرض کی کہ وہ نابینا ہو چکے ہیں حاضر نہیں ہو سکتے۔ تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ ان کو یہ کہہ کہ یہ درود شریف سات راتیں پڑھے تو وہ خواب میں میری زیارت سے مشرف بھی ہوگا اور مجھ سے حدیث بھی روایت کرے گا۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو خواب میں محبوب خدا ﷺ کی زیارت کی اور آپ سے حدیث پاک کی روایت بھی کرتا تھا۔

درود شریف یہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد صاحب بہت ہی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اور آپ کی زیارت کے بھی مشتاق ہیں۔ سرکار نے فرمایا کہ ان کو لے آؤ تو اس نے عرض کی۔ کہ وہ نابینا ہو چکے ہیں حاضر نہیں ہو سکتے۔ تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جاؤ ان کو کہہ کہ یہ درود شریف سات راتیں پڑھے تو وہ خواب میں میری زیارت سے مشرف بھی ہوگا۔ اور مجھ سے حدیث بھی روایت کرے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اور آپ سے حدیث پاک کی روایت بھی کرتا تھا

درود شریف یہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَا غَایَۃَ لَھَا وَلَا مُنْتَھٰی وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوۃً" دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِثْلَ ذٰلِکَ	اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے محمد پر جس کا نور مخلوق سے پہلے ہے اور جس کا ظہور جہان والوں کے لئے رحمت ہے بمقدار ان لوگوں کی جو گزر چکے ہیں ... اور ان کی جو باقی ہیں اور ان کی جو سعادت مند ہیں۔ اور ان کی جو بدبخت ہیں ایسی رحمت جو گنتی کی مستغرق ہو اور حد کو گھیرے ایسی رحمت جس کی غایت و انتہا نہیں اور نہ اس کا ختم ہونا ہو رحمت جو تیرے دوام کے ساتھ ہمیشہ ہو اور آپ کی آل اور اصحاب پر اور سلام خوب نازل فرما مثل اسی کے۔

۱۰

امام محی الدین عرف جنید یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص صبح اور شام اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی رضائے اکبر کا مستحق ہو اور اس کی ناراضگی سے مامون ہے

اور اس پر رحمت متواتر اترتی رہے اور ہر قسم کی برائیوں سے اللہ کی حفاظت میں رہے اور تمام کام خوبی سے سرانجام ہوں۔ (افضل الصلوٰۃ صفحہ ۸۲)

درود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ

اے اللہ ہمارے سردار اور مولیٰ محمد پر رحمت نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں۔ بلا، وبا، قحط، مرض اور دکھ کے دفع کرنے والے ہیں آپ کا نام مبارک لکھا گیا ہے، بلند کیا گیا قبول شفاعت کیا گیا اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ عرب و عجم کے سردار ہیں۔ آپ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار، پاکیزہ اور خانہ کعبہ حرم پاک میں منور ہے، آپ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات کے چاند روشن بلندی کے صدر نشین راہ ہدایت کے نور مخلوق کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ نیک اطوار کے مالک امتوں کے شفیع بخشش و کرم سے موصوف اللہ آپ کا نگہبان، جبریل خدمت گزار، براق آپ کی سواری معراج آپ کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ آپ کا مقام اور قاب قوسین کا مرتبہ آپ کا مطلوب اور مطلوب ہی آپ کا مقصود ہے اور مقصود آپ کو حاصل ہے آپ رسولوں کے سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے، گنہگاروں کے بخشوانے والے مسافروں

الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِی الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَآ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ط

کے محبوب جہان والوں کے لئے رحمت عاشقوں کی راحت مشتاقوں کی مراد خداشناسوں کے سورج راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ مقربوں کے رہنما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے رکھنے جن و انس کے سردار حرمین کے نبی دونوں قبلوں (بیت المقدس، بیت اللہ) کے پیشوا اور دنیا و آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں، دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جد امجد اور ہمارے اور جن و انس کے آقا یعنی ابو القاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اے نور جمال محمدی کے مشتاقو! آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر درود وسلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے۔

اگر کوئی شخص سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی خواب میں زیارت کا خواہشمند ہو تو چند ہی جمعرات کے دن عشاء کی نماز کے بعد غسل کرکے پاک کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور اس درود شریف کو ایک سو ستر بار روزانہ بلا ناغہ گیارہ رات تک پڑھ کر سو جایا کرے اور آدھی رات کے وقت باوضو ہو کر بائیس بار پڑھنے سے طالب کو مطلوب ملے اور حاجت اور کشائش رزق کے لئے بعد نماز صبح کے ہمیشہ یہ وظیفہ جاری رکھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ

اے اللہ رحمت نازل فرما نوروں کے نور اور اسرار کے راز اور اغیار کے تریاق اور آسانی کے دروازے کے ہمارے سردار محمد مختار پر آپ کی پاک آل اور

[illegible] وَآلِهِ الْأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ، عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَأَفْضَالِهِ — آپ کے بزرگ صحابہ پر اللہ کی نعمتوں اور فضل و کرم کی مقدار۔

درود شریف قطب الاقطاب سیدی احمد بدوی نفعنا اللہ بہ کا یہ ہے

[illegible] دَائِمًا أَبَدًا — عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

[illegible] صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ — ترجمہ: اے اللہ صلوٰۃ و سلام بھیج ہمارے محمد اور آپ کی آل پاک پر ہر لمحہ اور سانس میں مقدار اپنے معلومات کے۔

اس درود شریف کو شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا اور فرمایا اس کی اجازت میرے شیخ شیخ مصطفےٰ ہندی نے مدینہ منورہ کے مدرسہ محمودیہ میں دی۔ میں نے ایسے ذکر کی درخواست کی جس سے علم اور تقرب الٰہی اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رابطہ حاصل ہو۔ آپ نے مجھے [illegible] اور اس درود شریف کے پڑھنے کو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اگر اس پر مداومت کرو تو تجھے علوم اور اسرار نبی کریم علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ سے حاصل ہوں گے [illegible] تربیت محمدیہ میں ہوگا۔ ساتھ ہی فرمایا کہ یہ مجرب ہے اس کا تجربہ فلاں اور فلاں بزرگ نے کیا ہے۔ بہت بزرگوں کے نام بتائے۔ میں نے پہلی رات اسے ستر دفعہ پڑھا اور خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے اور تیرے والدین اور تیرے بھائیوں کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ پھر میں نے قدرت خداوندی سے وہ سب کچھ پایا جو شیخ قدس سرہ نے فرمایا تھا۔ اور میں بہت سے بھائیوں کو اس درود شریف کی اطلاع دی پس میں نے دیکھا کہ جنہوں نے اس کو ہمیشہ پڑھا بہت سے اسرار عجیبہ حاصل [illegible] حاصل کئے جو میں نے حاصل کئے تھے اور اس میں بے شمار اسرار ہیں۔ غافل کو یہ [illegible] کافی ہے۔ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۶۳)

تفریجیہ یعنی درود ناریہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ
سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ
بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ
وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ
الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَیُسْتَسْقَی
الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ
بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

الٰہی درود کامل اور سلام وافر بھیج ہمارے سردار محمد پر بھیج جن کی طفیل کھول جاتی ہیں، مشکلیں اور کشادہ ہوتی ہیں تنگیاں اور پوری کی جاتی ہیں حاجتیں اور حاصل کی جاتی ہیں رغوب چیزیں اور نیک انجام اور سیراب کئے جاتے ہیں بادل ان کی ذات کریمہ سے اور آپ کی آل و اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں بقدر اپنے معلومات کے۔

شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی قدس سرہٗ نے اس درود شریف کو خزینۃ الاسرار میں درج کیا۔ اور امام قرطبی قدس سرہٗ سے نقل کیا کہ جو شخص ہر روز اکتالیس بار یا

سو بار یا زیادہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے رنج و غم کو دور فرمائے گا اور اس کی سختیوں اور تنگیوں کو کھول دے گا اور اس کے کاموں کو آسان اور دل کو روشن فرما دے گا اور اس کے قدر کو بلند اور حال کو اچھا کر دے گا۔ اور رزق وسیع ہوگا اور اس پر خیرات و حسنات کے دروازے کھل جائیں گے اور زمانے کے حوادثات اور فقر و غربت کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت بڑھ جائے گی اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہ مل جائے گا بشرطیکہ اس درود شریف پر مداومت کرے اور یہ درود اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے۔ کتاب مذکور ایک دوسرے مقام میں ذکر کیا کہ مجرب درودوں میں سے یہ درود تفریجیہ قرطبیہ ہے جسے مغاربہ درود ناریہ کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی مطلوب کی تحصیل کا ارادہ کرتے یا خوفناک چیز کے دفعہ کا تو ایک مجلس میں جمع ہو کر چار ہزار چار سو چالیس بار اس درود شریف کو پڑھتے اور

بہت ہی جلد اپنے مطلوب کو حاصل کر لیتے۔ اور اہل اسرار اسے مفتاح الکنز المحیط لنیل مراد العبید کہتے ہیں۔ شیخ محمد سنوسی فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہمیشہ ہر روز گیارہ بار اسے پڑھے گا تو اس کے لئے آسمان سے رزق اترے گا۔ اور امام دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس درود ناریہ کو ہر نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے تو مطلوب حاصل کرے۔ اور جو کوئی ہر روز صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار پڑھے تو مراد کو پہنچے۔ اور جو کوئی ہر روز سو بار پڑھے تو مطلوب حاصل کرے اور غرض و مقصود پہنچے۔ اور جو شخص ہر روز رسولوں کی تعداد یعنی ۳۱۳ تین سو تیرہ دفعہ پڑھے گا تو اس کے لئے اسرار منکشف ہوں گے اور جس چیز کا ارادہ کرے گا اسے دیکھے گا اور جو کوئی ہمیشہ اسے ہر روز ہزار دفعہ پڑھے تو وہ نعمتیں پائے جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی کے دل ان کا خیال گذرا اور امام قرطبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی عظیم مطلوب کو حاصل کرنا چاہے یا کسی بڑی بلا کو دفع کرنا چاہے تو وہ اس درود شریف کو چار ہزار چار سو چوالیس (۴۴۴۴) بار پڑھ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے دعا کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ	اے اللہ رحمت نازل فرما سردار محمد پر جن کا دل دل تو نے اپنے ... اور اس کی آنکھیں اپنے جمال ... ہیں ہو گئے آپ خوش و خرم مدد یافتہ اور آپ کی آل و اصحاب پر اور خوب سلام بھیج اس پر اللہ کی حمد ہے۔

شرح المنہاج دمیری سے نقل کیا گیا ہے کہ شیخ ابو عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سو بار زیارت کی اور

درود عرش فی یا رسول اللہ محمد پر ... شریف پڑھنا افضل ہے نور رحمت خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی درود شریف پڑھنے کو فرمایا۔ (افضل الصلوٰۃ صفحہ)

سیدنا امام زین العابدین کا درود

روایت ہے کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یہ درود پڑھتے تھے تو لوگ سنتے تھے۔

روی عن زین العابدین علي بن الحسين مما لم اقف عا ... سنده اذا صلى على جده صلى الله عليه وسلم يقول والناس يسمعونه اللهم صل على محمد في الاولين وصل على محمد في الآخرين وصل على محمد الى يوم الدين اللهم صل على محمد شابا فتيا وصل على محمد كهلا مرضيا ، وصل على محمد رسولا نبيا ، اللهم صل على محمد حتى ترضى ، وصل على محمد بعد الرضى ، وصل على محمد ابدا ابدا ، اللهم صل على محمد كما امرت بالصلاة عليه ، وصل على محمد كما تحب ان يصلى عليه ، وصل على محمد كما اردت ان يصلى عليه ، اللهم صل على محمد عدد خلقك ، وصل على محمد رضى نفسك ، وصل على محمد زنة عرشك وصل على محمد مداد كلماتك التي لا تنفذ اللهم واعط محمدا الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة اللهم عظم برهانه وابلج حجته وابلغه مأموله من اهل بيته وامته اللهم اجعل صلواتك وبركاتك ورأفتك ورحمتك على محمد حبيبك وصفيك وعلى آل بيته الطيبين الطاهرين اللهم صل على محمد بأفضل ما صليت على احد من خلقك ، وبارك على محمد مثل ذلك ، وارحم محمدا مثل ذلك اللهم صل على محمد في الليل اذا يغشى وصل على محمد في النهار اذا تجلى وصل على محمد في الآخرة والاولى ، اللهم صل على محمد الصلاة التامة وبارك على محمد البركة التامة وسلم على محمد السلام التام اللهم صل على محمد امام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة ، اللهم صل على محمد أبد الأبدين ودهر الداهرين ، اللهم صل على محمد النبي الامي العربي القرشي الهاشمي الابطحي التهامي المكي صاحب التاج والهراوة والجهاد والمغنم ، صاحب الخير والمنبر ، صاحب السرايا والعطايا والآيات المعجزات ، والعلامات

الباهرات ، والمقام المشهود والحوض المورود والشفاعة والسجود لله ، المحمود ، اللهم صل على محمد بعدد من صلى عليه وعدد من لم يصل عليه ،
وذكر الفاكهاني انه الهم كيفية ذكرها وهي اللهم صل على سيدنا محمد الذي اشرقت بنوره الظلم ، اللهم صل على سيدنا

محمد المبعوث رحمة لكل الامم ، اللهم صل على سيدنا محمد المختار للسادة والرسالة قبل خلق اللوح والقلم ، اللهم صل على سيدنا محمد الموصوف بافضل الاخلاق والشيم ، اللهم صل على سيدنا محمد المخصوص بجوامع الكلم ، وخواص الحكم ، اللهم صل على سيدنا محمد الذي كان لاتنتهك في مجالسه الحرم ، ولا يغضي عن من ظلم ، اللهم صل على سيدنا محمد الذي كان اذا مشى تظلله الغمامة حيث ما يمم ، اللهم صل على سيدنا محمد الذي انشق له القمر وكلمه الحجر واقر برسالته وسلم اللهم صل على سيدنا محمد الذي أثنى عليه رب العزة نصا في سالف القدم ، اللهم صل على سيدنا محمد الذي صلى عليه ربنا في محكم كتابه وامر أن يصلى عليه وسلم ، صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وازواجه ما [illegible] الديم ، وما جرت على المذنبين اذيال الكرم ، وسلم تسليما وشرف وكرم ، انتهى

گنبد خضرا، روضہ اطہر کی زیارت

روضہ اطہر کی زیارت کے وقت کے وقت درود شریف پڑھنا باعث نزول انوار و برکات ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب روضہ مقدسہ کی زیارت کی سعادت نصیب ہو، تو اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم سے بھرپور کرے گویا کہ وہ حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہے اور آپ میرا سلام سن رہے ہیں۔ نہایت عجز و نیاز سے قبلہ کی جانب سے روضہ انور پر حاضری ہو اور بقدر چار ہاتھ فاصلہ سے کھڑا ہو اور نیچی نگاہ رکھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور ادب و احترام سے یہ پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ	آپ پر سلام اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام اے اللہ کے نبی آپ پر سلام اے اللہ

يَا أَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ
اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَاحِيْ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا عَاقِبُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَاشِرُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طُهْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا طَاهِرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَكْرَمَ وُلْدِ اٰدَمَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْخَيْرِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فَاتِحَ الْبِرِّ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ

وَصَلَّى عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
اَفْضَلُ وَاَكْمَلُ وَاَعْلٰى وَاَجَلُّ وَاَطْيَبُ

کے امین، آپ پر سلام اے اللہ کے حبیب
آپ پر سلام اے اللہ کے منتخب۔
آپ پر سلام اے اللہ کے برگزیدہ
آپ پر سلام اے احمد
آپ پر سلام اے محمد
آپ پر سلام اے ابو القاسم
آپ پر سلام اے ارہیم بدا مٹانے والے
آپ پر سلام اے آخر آنے والے، آپ پر سلام
اے جمع کرنے والے، آپ پر سلام اے بشارت
دینے والے، آپ پر سلام اے ڈرانے والے
آپ پر سلام اے پاک
آپ پر سلام اے طاہر
آپ پر سلام اے اولاد آدم سے زیادہ بزرگ
آپ پر سلام اے رسولوں کے سردار
آپ پر سلام اے خاتم النبیین
آپ پر سلام اے پروردگار عالم کے رسول
آپ پر سلام اے نیکی کے قائد
آپ پر سلام اے بھلائی کے فاتح
آپ پر سلام اے رحمت کے نبی

اور جب بھی غافل لوگ آپ کے ذکر سے
غافل ہوں اللہ تعالیٰ آپ پر اولین میں درود

وافضل ما صلی علی احد من خلقه
فنا استنقذنا بك من الضلالة
وبصرنا بك من العماية وهدانا
بك من الجهالة اشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له و
اشهد انك عبده ورسوله و
امينه وصفيه وخيرته من خلقه
واشهد انك قد بلغت الرسالة
واديت الامانة ونصحت الامة
السلام عليك يا هادي الامة
السلام عليك يا قائد الغر المحجلين
السلام عليك وعلى اهل بيتك
الذين اذهب الله عنهم الرجس
وطهرهم تطهيرا السلام عليك
وعلى اصحابك الطيبين وعلى ازواجك
الطاهرات امهات المؤمنين
جزاك الله عنا افضل ما جزى
نبيا عن قومه ورسولا عن
امته وصلى الله كلما ذكرك
الذاكرون وكلما غفل عنك
الغافلون

بھیجے اور آپ پر آخرین میں درود بھیجے
سب سے افضل اور اکمل اور اعلیٰ اور اجل
اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے
کسی پر بھیجا ہو جیسا کہ اس نے نجات دی ہم
کو آپ کی برکت سے گمراہی سے اور آپ کی
وجہ سے اندھے پن سے اور ہم کو ہدایت دی آپ
کی برکت سے جہالت سے میں گواہی دیتا ہوں
کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا
ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول
آپ پر سلام اے امت کے رہنما۔
آپ پر سلام اے سردار ان لوگوں کے جو قیامت
میں روشن چہرے والے اور روشن ہاتھ پاؤں والے
ہوں گے آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام
جن سے اللہ نے پلیدی دور کی اور انہیں پاکیزہ
ترین بنا دیا آپ پر اور آپ کے صحابہ پر سلام اور
آپ کی ازواج مطہرات پر جو سارے مومنوں
کی مائیں ہیں یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو
ہم لوگوں کی طرف سے ان سب سے بڑھ کر جزائے
خیر عطا فرمائے جتنی کہ کسی نبی کو اس کی قوم
کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی
طرف عطا فرمائی ہو اور اللہ آپ پر درود بھیجے

وَمَا هَدَيْتَ عَدُوَّكَ وَهَدَيْتَ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ نُصَلِّيْ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ وَعَظَّمَ

(احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۲۶۶)

اور اس کے امین اور اس کے صفی (برگزیدہ) مخلوق میں سے اس کی برگزیدہ ذات ہیں اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کی رسالت کو پہنچا دیا اور اس کی امانت کو ادا کر دیا امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی فرمائی اور اپنے دشمنوں سے جہاد کیا اور اپنی امت کی رہنمائی فرمائی اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ یقین اجل آ پہنچ گیا۔ آپ پر آپ کی اہل بیت پر جو پاک ہیں۔ اللہ کی رحمت نازل ہو۔

فائدہ:۔ اگر ہر جگہ صلوٰۃ وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو بہت بہتر ہے یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

زیارت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اب ذرا دائیں ہاتھ کو ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت کریں اور یہ پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا أَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ

اَلْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترجمہ: ”سلام ہو آپ پر اے ہمارے سردار ابوبکر صدیقؓ سلام ہو آپ پر اے رسول اللہﷺ کے حقیقی خلیفہ سلام ہو آپ پر اے ساتھی رسول اللہ کے دوسرے دو میں سے جب کہ وہ غار میں تھے“ سلام ہو آپ پر اے وہ ہستی کہ

جس نے خرچ کیا اپنا مال سارا اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت میں، یہاں تک کہ اتار دیا اپنی عبا کو بھی، راضی ہو اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی کرے آپ کو بہتر راضی کرنا اور بنادے جنت کو آپ کا گھر اور مسکن اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپ پر اے سب سے پہلے خلیفہ اور سرتاج علماؒ اور خسر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رحمت اللہ کی ہو آپ پر اور اس کی برکتیں۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت

اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زیارت کرا، اور یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَنَفِيَّ الْمِحْرَابِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ. اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَوْكَانَ نَبِيٌّ مِّنْ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

ترجمہ: "سلام ہو آپ پر اے (حضرت) عمرؓ بن خطاب، سلام ہو آپ پر اے فرمانے والے انصاف اور ٹھیک بات کے، سلام ہو آپ پر اے زینت دینے والے محراب کو، سلام ہو آپ پر اے غلبہ دینے والے دینِ اسلام کے، سلام ہو آپ پر اے توڑنے والے بتوں کے، سلام ہو آپ پر اے مددگار فقیروں، ضعیفوں، بیواؤں اور یتیموں کے آپ وہ ہیں کہ فرمایا آپ کے حق میں انسانوں کے سردارؐ نے اگر ہوتا کوئی نبی میرے بعد تو البتہ ہوتا عمرؓ بن خطاب راضی ہوا اللہ تعالیٰ آپ سے اور راضی فرمائے آپ کو بہتر راضی فرمانا اور بنا دے جنت کو آپ کا گھر اور جائے سکونت اور رہنے کی جگہ اور ٹھکانا، سلام ہو آپ پر اے دوسرے خلیفہ اور سرتاجِ علماء کے اور خسر نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں نازل ہوں"۔

مواجہ شریف و مقصورہ شریف

روضۂ اقدس کو پیتل کی جالیوں سے اور دیگر اطراف کو لوہے کے جالی دار دروازوں سے بند کر رکھا ہے۔ مواجہ شریف کی طرف ہر سہ مزاراتِ متبرکہ کے مقابل گول گول سے قریباً چھ سات انچ قطر کے سوراخ ہیں۔ ایک دروازہ بھی ہے جو مثل تمام دروازوں کے ہر وقت بند رہتا ہے۔ اس عمارت کو مقصورہ شریف کہتے ہیں۔

قبا، مسجد نبوی، وادی بدر، جبل احد پر

مقدس، مسجد قبا، وادی بدر، جبل احد وغیرہ ہیں جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر آئیں تو درود پاک کثرت سے پڑھنا چاہیے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے اس لئے کہ یہ مواقع وحی اور قرآن مجید کے نزول سے معمور ہیں۔ اس جگہ سے اللہ کے دین اور اس کے پاک رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اشاعت ہوئی ہے۔ یہ فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ غرضیکہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام آثار شریفہ اور گزرگاہوں اور قیام گاہوں پر صلوٰۃ وسلام بکثرت پڑھنا چاہیے۔ عبدالرزاق باسناد صحیح روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر عرض کرتے السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک

یا ابا بکر، السلام علیک یا ابتاہ (جذب القلوب صفحہ ۲۱۶) اگرچہ اور مواقع درود پاک پڑھنے کے ہیں مگر اختصار کی وجہ سے کتاب میں درج نہیں کئے گئے۔

وہ مقامات جہاں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے

سات مقامات ہیں علمائے دین فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سات مقامات پر درود پاک پڑھنا مکروہ ہے۔ ۱۔ حالت جماع ۲۔ حالت بول و براز ۳۔ ترویج مبیع میں ۴۔ لغزش قدم کے وقت ۵۔ تعجب کے وقت ۶۔ ذبح کے وقت ۷۔ چھینکنے کے وقت (شامی جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب صفۃ الصلوٰۃ) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تشہد اول میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آجائے تو درود پاک پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اسی طرح نام مبارک قرأت یا خطبہ میں سنے تو درود شریف اول میں پڑھے۔ زبان سے نہ پڑھے۔ اس لئے قرأت اور خطبہ کا سننا ... اور اگر خود قرآن پڑھتا ہو اور نام مبارک آجائے تو درود شریف نہ پڑھے۔ بعد فراغت پڑھ لے تو اچھا ہے۔ (شامی)

میٹھا ہے عجب صلِ علیٰ نام محمد

وشق لہ من اسمہ لیجلہ فذو العرش محمود وھذا محمد

امام الانبیاء حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ذاتی ہیں باقی نام صفاتی ہیں۔ ذاتی اسماء یہ ہیں آسمانوں میں احمد زمینوں پہ محمد جیسا کہ فرمایا۔ انا احمد فی السماء و محمد فی الارض۔ الحدیث

سرکار کے صفاتی اسماء بہت زیادہ ہیں۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو اسماء جمع کئے ہیں۔ سیرت شامی میں تین صد اور اسماء شامل کئے گئے جبکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے ان اسماء کے علاوہ چھ سو اور اسماء شامل کئے تو یہ تعداد چودہ سو ہو گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء ہر طبقہ کے لئے مختلف ہیں۔ اور ہر جنس میں جداگانہ ہیں یعنی دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور نام۔ کیونکہ ہر مقام پر آپ کی ایک خاص رحمت کی تجلی ہے۔ جس جگہ جس صفت کا ظہور ہے۔ اس کے مناسب وہاں نام ہے۔ جیسا کہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اور یہی روایت حضرت حسین بن محمد الدامغانی اپنی کتاب شوق العروس فی انس النفوس میں حضرت کعب احبار سے نقل کرتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اہل الجنت کے ہاں عبدالکریم، اہل النار کے ہاں عبدالجبار، اہل العرش کے ہاں عبدالمجید، ملائکہ کے ہاں عبدالمجید، انبیاء کے ہاں عبدالوہاب بحر والوں کے ہاں عبدالقادر ہے۔ بحر والوں کے ہاں عبدالمہیمن، شیاطین کے نزدیک عبدالقہار، جنوں کے ہاں عبدالرحیم، پہاڑوں کے ہاں عبدالخالق

مچھلیوں کے ہاں عبدالقدوس، ھوام کے ہاں عبدالغیاث، وحوش کے ہاں عبدالرزاق، سباع کے ہاں عبدالسلام، بہائم کے ہاں عبدالمومن، طیور کے ہاں عبدالغفار، تورات میں موذ موذ، انجیل میں طاب طاب، باقی صحف میں عاقب، زبور میں فاروق اللہ تعالیٰ کے ہاں طٰہٰ و یٰسین، مومنین کے ہاں محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت کو جنت والوں کے لئے تقسیم فرماتے ہیں۔ بلکہ سب کائنات کی تمام نعمتوں کو سرکار ہی تقسیم فرماتے ہیں۔

جیسا کہ فرمایا۔

واللہ معطی وانا قاسم۔ (الحدیث)

ترجمہ بزبان امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا کھلاتے یہ ہیں۔
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے۔ مالک کل کہلاتے یہ ہیں۔
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں۔
انا اعطینٰک الکوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں۔
کہہ دو رضا سے خوش ہو، خوش رہ مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں۔

لیجئے اب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اسماء جو امام سخاوی نے اپنی کتاب میں تحریر کئے ہیں، پڑھیں اور روزانہ کا ورد بنا لیں۔ حالانکہ ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی شریف کی شرح میں بعض صوفیائے کرام سے دعویٰ کیا ہے کہ

ان للہ الف اسم ولرسولہ الف اسم۔

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایک ہزار اسماء حسنیٰ ہیں اور اس کے رسول کے بھی ایک ہزار اسماء ہیں۔ بہرحال امام سخاوی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء بترتیب حروف معجم لکھے ہیں۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

چار سو سے زائد اسماء النبی

الابر بالله ، الابطح ، اتقى الناس ، الاتقى لله ، أجود الناس ، الاحد احسن الناس احمد ، احيد امتي عن النار ، الاخذ بالحجرات ، آخذ الصدقات ، الآخر الاخشى لله ، اذن خير ، ارجح الناس عقلا ، ارحم الناس بالعيال ، اشجع الناس ، الاصدق في الله ، اطيب الناس ريحا ، الاعز ، الاعلم بالله ، اكثر الانبياء تبعا ، اكرم الناس ، اكرم ولد آدم ، امام الخير ، امام المرسلين ، امام المتقين ، امام النبين ، الامام ، الامر ، الامن ، امنة اصحابه الامين ، الامي ، العم الله ، الأول ، اول شافع : اول المسلمين ، اول مشفع اول المؤمنين ، البارقليط ، الباطن ، البرهان ، البرقليطس ، بشر ، بشرى عيسى ، البشير ، البصير البليغ ، بيان ، بيان البينة ، التالي التذكرة ، التقي التنزيل ، التهامي ، ثاني اثنين ، الجبار ، الجد ، الجواد ، حاتم ، الحاشر ، الحافظ ، الحاكم ،

بما اراد الله ، الحامد ، حامل لواء الحمد ، الحبيب ، حبيب الرحمن ، حبيب الله ، الحجازي ، الحجة ، الحجة البالغة ، حرز الامين ، الحرمي ، الحريص على الايمان ، الحفيظ ، الحق الحكيم ، الحليم ، حماد ، حمطايا ، او قال حياطا ، حم عسق ، الحميد ، الحنيف ، خاتم النبيين ، الخاتم ، الخازن لما الله ، الخاشع الخاضع ، الخالص ، الخبير خطيب الانبياء ، الخليل ، خليل الرحمن ، خليل الله ، خير الانبياء خير البرية ، خير خلق الله ، خير العالمين طرا ، خير الناس خير النبيين ، خيرة الامة ، خيرة الله ، دار الحكمة ، الداعي الى الله ، دعوة ابراهيم ، دعوة النبيين ، الدليل ، الذاكر ، الذكر ، ذو الحق المورود ذو الحوض المورود ، ذو الخلق العظيم ، ذو الصراط المستقيم ذو القوة ، ذو المعجزات ذو المقام المحمود ، ذو الوسيلة ، الراضع

الراضي ، الراغب ، الرافع ، راكب البراق ، راكب البعير ، راكب الجمل راكب الناقة ، راكب النجيب ، الرحمة ، رحمة للامة ، رحمة للعالمين ، رحمة مهداة ، الرحيم ، الرسول ، رسول الراحة ، رسول الرحمة ، رسول الله ، رسول الملاحم ، الرشيد رفيع الذكر ، الرقيب ، روح الحق ، روح القدس الرؤوف ، الزاهد ، زعيم الانبياء ، الزكي ، الزمزمي ، زين من في القيامة السابق بالخيرات ، سابق العرب ، الساجد ، سبيل الله السراج ، السعيد السميع ، السلام ، سيد ولد آدم ، سيد المرسلين سيد الناس ، سيف الله المسلول ، الشارع ، الشامخ ، الشاكر ، الشاهد ، الشفيع ، الشكور ، الشمس الشهيد ، الصابر ، الصاحب ، صاحب الآيات والمعجزات ، صاحب البرهان صاحب التاج ، صاحب الجهاد ، صاحب الحجة ، صاحب الحطيم ، صاحب الحوض المورود ، صاحب الخير ، صاحب الدرجة العالية الرفيعة ، صاحب السجود للرب المحمود ، صاحب السرايا ، صاحب السلطان ، صاحب السيف ، صاحب الشرع ، صاحب الشفاعة الكبرى ، صاحب العطايا ، صاحب العلامات ، الباهرات ، صاحب الفضيلة ، صاحب القضيب الاصغر صاحب القضيب ، صاحب قول لا اله الا الله ، صاحب الكوثر ، صاحب اللواء صاحب المحشر ، صاحب المدينة ، صاحب المعراج صاحب المغنم ، صاحب المقام المحمود ، صاحب المنبر ، صاحب المنير ، صاحب النعلين صاحب الهراوة ، صاحب الوسيلة ، الصادع بما امر ، الصادق الصبور ، الصدق

... الذين انعمت عليهم ، الصراط المستقيم ، الصفوح ، الصفوة ، ... الضحوك ، الضحوك ، طاب طاب ، الطاهر ، الطيب ، طسم ، طس ، ... ، الطيب ، الظاهر (بالمعجمية) العابد ، العادل ، العافي ، العاقب ، العالم ، العامل عبد الله ، العدل العربي ، العروة الوثقى ، العزيز ، العظيم ، العفو ، العفيف العليم ، العلمي ، العلامة الغالب ، الغني بالله ، الغيث الفاتح ، الفار قليط ؛ وقيل بالباء كما تقدم ، الفارق ، الفتاح ، الفخر ، الفرط ، الفصيح ؛ فضل الله فواتح النور ، القسم القاضي ، القانت ، قائد الخير ، قائد الغر المحجلين ، القائل القائم ، القتال ، القتول ، قثم القثوم ، قدم صدق ، القرشي ، القريب القمر ، القيم ومعناه الجامع الكامل ، وصوابه بالمثلثة بدل الياء كما قاله عياض وقد تقدم ، كافة الناس ، الكامل في جميع أموره ، الكريم كنديدة ، كهيعص ... ، المجد ، الماحي ، ماذ ماذ ، المأمون ، ماء معين المبارك المتوسل ... المبعوث ، المبلغ ، المبيح ، المبين ، المتبتل ، المتبسم ، المتربص ، المترحم

المتضرع ، المتقي ،المتلوعليه، المتهجد، المتوسط،المتوكل ،المثبت، المجتبي،المجير المحرض ، المحرم ، المحفوض ، المحلل ، محمد ، المحمود ، المخبر ، المختار المخلص ، المدثر ، المدني ، مدينة العلم ، المذكر ، المذكور المرتضى ، المرتل ، المرسل ، المرفع الدرجات ، المرء المذكى ، المزمل ، المزيل ، المسبح المستغفر ، المستغني ، المستقيم ، المسري به ، المسعود ، المسلم ، المشاور المشفع ، المشفوع ، المشفح ، المشهور ، المشير ، المصارع ، المصافح ، المصفى المصدوق ، المصطفى ، المصلح ، المصلى عليه ، المصري ، المطاع ، المطهر ، المطهر ، المطلع ، المطيع ، المظفر ، المعزز ، المعصوم ، المعطي ، المعقب ، المعلم معلم امته ، المعلن ، المعلى ، المفضال ، المفضل ، المقتصد ، المقتفي (يعني قفا النبيين)، المقدس ، المقري ، المقصوص عليه ، المقفى (وقيل بزيادة تـاء بعد القاف كما تقدم) ، مقيم السنة ، بعد الفترة ، المقيم ، المكرم ، المكتفى المكين ، المكي ، اللاحي ، ملقى القران ، الممنوع ، المنادي ، المنتصر ، المنذر المنزل عليه ، المنحمنا ، المنصف ، المنصور ، المنيب ، المنير ، المهاجر ،مهتدى المهدي ، المهيمن ، المؤتمن ، المؤتى جوامع الكلم ، الموحي اليه ، الموقـر

المولى ، المؤمن ، المؤيد ، الميسر ، النابذ ، الناجز ، الناس ، الناشر ، الناصب الناصح ، الناصر ،الناطق ، الناهي ، نبي الاحمر ، نبي الاسود ، نبي التوبة نبي الراحة ، نبي الرحمة ، النبي الصالح ، نبي الله ، نبي المرحمة ، نبـي الملحمة ، نبي الملاحم ، النبي ، النجم ، الثاقب ،النجم ، النسيب ، النعمـة نعمة الله ، النقيب ، النقي ، النور ، الهادي الهاشمي ، الواسط ، الواسع ، الواضع ، الواعد الواعظ ، الورع الوسيلة ، الوفي ، ولي الفضل ، الولي اليثربي ، يس ، صلى الله عليه وسلم تسليما كثيرا

وشق له من اسمه ليجله

فذو العرش محمود وهذا محمد

[illegible]

اسماءِ سیدنا و نبینا و مولٰنا

نام پاک ہمارے سردار اور ہمارے نبی اور ہمارے مولیٰ کے

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِائَتَانِ وَوَاحِدٌ وَهِيَ هٰذِهٖ

دو سو ایک اور وہ نام سب یہ ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَنِ اسْمُهٗ

اے اللہ درود اور سلام بھیج اور برکت دے اُن پر جن کا نام

سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سلام

اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُوْدٌ	اَحِيْدٌ
بڑی تعریف کرنے والا	تعریف کرنے والا اللہ کا	سراہے گئے	[illegible]
وَحِيْدٌ	مَاحٍ	حَاشِرٌ	عَاقِبٌ
یکتا	کفر کے مٹانے والے	[illegible]	[illegible]
طٰهٰ	يٰسٓ	طَاهِرٌ	مُطَهِّرٌ
[illegible]	سردار بشر کے	پاک صاف	[illegible]
طَيِّبٌ	سَيِّدٌ	رَسُوْلٌ	نَبِيٌّ
پاکیزہ	سردار سب کے	رسول تمام مخلوق کے	پیغمبر اللہ کے
رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ		قَيِّمٌ	جَامِعٌ
پیغمبر رحمت الٰہی کے		[illegible]	[illegible] کمالات کے

[illegible]

[illegible]

اسمائے سیدنا — صلی اللہ علیہ وسلم

مُقْتَفٍ	مُقَفّٰی	رَسُوْلُ الْمَلَاحِمِ	
[illegible]		پیغمبر [illegible] کے	
رَسُوْلُ الرَّاحَۃِ		كَامِلٌ	اِكْلِيْلٌ
پیغمبر راحت [illegible] واسطے امت کے		[illegible]	سرتاج انبیاء کے
مُدَّثِّرٌ	مُزَّمِّلٌ	عَبْدُ اللّٰہِ	حَبِیْبُ اللّٰہِ
[illegible]	[illegible]	اللہ کے بندے	اللہ کے پیارے
صَفِیُّ اللّٰہِ	نَجِیُّ اللّٰہِ	كَلِیْمُ اللّٰہِ	خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ
چنے ہوئے اللہ کے	ہمراز اللہ کے	[illegible]	[illegible]
خَاتَمُ الرُّسُلِ	مُحْیٍ	مُنْجٍ	مُذَكِّرٌ
آخر سب رسولوں کے	زندہ کرنے والے	نجات دینے والے	نصیحت کرنے والے
نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ	نَبِیُّ التَّوْبَۃِ
مدد دینے والے	مدد دیے گئے	[illegible]	[illegible]
حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ		مَعْلُوْمٌ	شَهِیْرٌ
[illegible]		جانے گئے	مشہور
شَاهِدٌ	شَهِیْدٌ	مَشْهُوْدٌ	بَشِیْرٌ
گواہی دینے والے	گواہ	گواہی دیے گئے	خوشخبری دینے والے
مُبَشِّرٌ	نَذِیْرٌ	مُنْذِرٌ	نُوْرٌ
خوشخبری دینے والے	ڈرانے والے	ڈرانے والے	نور [illegible]
سِرَاجٌ	مِصْبَاحٌ	هُدًی	مَهْدِیٌّ
چراغ دو جہان کے	چراغ روشن	ہدایت والے	ہدایت کیے گئے

[illegible]

[illegible]

بنا دیا، الی یومنا الآخر آپ ہی تھے اور سب انبیاء اور رسول دعوت کرتے تھے لوگوں کو طرف حق سبحانہ وتعالیٰ کے پس جیت رسول ﷺ اللہ علیہ وسلم کے اور وہ سب طفیل اور نواب تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اس کے پکارے گئے شب معراج میں بواسطہ جبرائیل کے ادن یا محمد ادن یا محمد ادن یا محمد اور پکارے جاویں گے آپ قیامت کے دن کہ آپ ہم لوگوں کی شفاعت کیجئے اور حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے پکارے جاویں گے کہ ہاں اچھا آپ لوگوں کی شفاعت کیجئے اور خطاب ہوگا یا محمد ارفع راسک الخ [illegible] بروز میثاق جب حق سبحانہ وتعالیٰ نے [illegible] سے حکم فرمایا تو سب سے پہلے آپ نے فرمایا بلیٰ اور آپ [illegible] قبول فرماتے تھے [illegible] لوگوں کی [illegible] لبیک فرماتے واسطے اس کے فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے حق جاء الحق اور فرمایا قد جاءکم الحق من ربکم یہاں حق سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور فرمایا [illegible]

محمد | صلی اللہ علیہ وسلم

مُنِیْرٌ	دَاعٍ	مَدْعُوٌّ	مُجِیْبٌ
روشن	بلانے والے اللہ کی طرف	پکارے گئے	قبول کرنے والے
مُجَابٌ	حَفِیٌّ	عَفُوٌّ	وَلِیٌّ
قبول کئے گئے	مہربان	معاف کرنے والے	خدا کے دوست
حَقٌّ	قَوِیٌّ	اَمِیْنٌ	مَامُوْنٌ
سراپا حق	زور آور	امانت دار	نڈر کئے گئے
کَرِیْمٌ	مُکَرَّمٌ	مَکِیْنٌ	مَتِیْنٌ
بزرگ	بزرگی دئیے گئے	مرتبہ اور قدر والے	استوار
مُبِیْنٌ	مُؤَمَّلٌ	وَصُوْلٌ	ذُوْقُوَّۃٍ
ظاہر	امیدوار شدہ	ملنے والے اللہ سے	صاحب قوت کے
ذُوْحُرْمَۃٍ	ذُوْمَکَانَۃٍ	ذُوْعِزٍّ	ذُوْفَضْلٍ
صاحب بزرگی کے	صاحب بلند مرتبہ کے	عزت والے	بزرگی والے
مُطَاعٌ	مُطِیْعٌ	قَدَمُ صِدْقٍ	رَحْمَۃٌ
مانے گئے سب کے	فرمانبردار خدا کے	پیشرو نیک	سراپا رحمت
بُشْرٰی	غَوْثٌ	غَیْثٌ	غِیَاثٌ
خوش خبری دینے والے	فریاد رس	مینہ رحمت کے	سراسر فریاد رس
نِعْمَۃُ اللہِ	ھَدِیَّۃُ اللہِ	عُرْوَۃٌ وُثْقٰی	صِرَاطُ اللہِ
نعمت اللہ کے	تحفہ خدا کے	دستاویز استوار	راہ حق خدا کے
صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ		ذِکْرُ اللہِ	سَیْفُ اللہِ
راہ راست		سبب یاد الٰہی کے	شمشیر برہنہ خدا کے

[illegible] فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے وبشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم [illegible] خدا [illegible] لوگوں کو [illegible] واسطے [illegible] پاس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ شفاعت کریں گے ان کی [illegible]

ط بعد نزول آیت جہاد کے حضرت [illegible]

اسماء سید الانبیاء — صلی اللہ علیہ وسلم

حِزْبُ اللّٰہ	اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ		مُصْطَفٰی
لشکر اللہ کے	ستارے چمکتے ہوئے		چنے ہوئے
مُجْتَبٰی	مُنْتَقٰی	اُمِّیٌّ	مُخْتَارٌ
چنے ہوئے	پاک برگزیدہ	بن لکھے پڑھے	اختیار دیئے گئے
اَجِیْرٌ	جَبَّارٌ	اَبُو الْقَاسِم	اَبُو الطَّاہِر
مزدوری دیئے گئے	شکستہ حال کو جوڑنے والے	باپ حضرت قاسم کے	باپ حضرت طاہر کے
اَبُو الطَّیِّب	اَبُو اِبْرَاہِیْم	مُشَفَّعٌ	شَفِیْعٌ
باپ حضرت طیب کے	باپ حضرت ابراہیم کے	قبول کی گئی شفاعت کی	سفارش کرنے والے
صَالِحٌ	مُصْلِحٌ	مُہَیْمِنٌ	صَادِقٌ
نیکوکار	اصلاح کرنے والے	نگہبان	سچے
مُصَدَّقٌ	صِدْقٌ	سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ	
تصدیق کئے گئے	سراپا راستی	سردار سب رسولوں کے	
اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ	قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ		خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ
پرہیزگاروں کے امام	بہشت میں لیجانے والے ان کے جن کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہوگی		دوست اللہ کے
بَرٌّ	مُبِرٌّ	وَجِیْہٌ	نَصِیْحٌ
نیکوکار	نیکی کرنے والے	خوبصورت	نصیحت دینے والے
نَاصِحٌ	وَکِیْلٌ	مُتَوَکِّلٌ	کَفِیْلٌ
نصیحت کرنے والے	کارگزار امت کے	بھروسہ کرنے والے اللہ پر	ضامن امت کے
شَفِیْقٌ	مُقِیْمُ السُّنَّۃِ	مُقَدَّسٌ	رُوْحُ الْقُدُسِ
مہربان	برقرار رکھنے والے طریقوں کے	پاک کئے گئے	جان پاکیزگی کے

باوجود مرتبہ شریفہ بلند کے [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] اور حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ [illegible] حضرت خدیجہ سے اور حضرت عبداللہ کو طیب طاہر [illegible] اور شریف اور کریم اور متقی [illegible] سب رسولوں کے روایت کی [illegible] فرمایا حضرت نے جب شب معراج میں [illegible] گئے تو دیکھا میں ایک [illegible] کے محل کے پاس جو روشنی کر چمکتا تھا اور [illegible] جبریل [illegible] کہ آپ سید المرسلین اور امام المتقین اور قائد الغر المحجلین ہیں [illegible] مرتبہ خلت کا مرتبہ محبت سے کم ہے اس واسطے کہ خلت کے معنی [illegible] اپنی تمکین خدائے تعالیٰ کو اور مرتبہ محبت کی فنا ہو جانا ہے اس لئے اول مرتبہ ابراہیم کا اور دوسرا مرتبہ حضرت کا [illegible] گزار [illegible] اور کفیل اور ضامن امت کے بھی اس واسطے کہ بعضوں سے کہ آپ ضامن ہیں مطیعین کے ساتھ داخل جنت کے اور بھی آپ وکیل ہیں یعنی کہ آپ کو سپرد کردیا گیا تھا امر امت کا اور زمام تصرف کی آپ کے دست قدرت میں دی گئی تھی اور اس میں اشارہ ہے طرف قوت تصرف آپ کے عالم میں بوجہ جلیل خلافت اور نیابت کے حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اور وصول اس کا آپ کو ایک وجہ خاص سے ثابت ہے اور نیابت غیر آپ کے اور بھی آپ کے غیر کو حاصل ہوا سو وہ بتوسط اور تبع آپ ہی کے حاصل ہوا اس واسطے کہ آپ خلیفہ اکبر (بقیہ)

والیہ وسلم ہیں اور وہ واسطہ دارین اور رابطہ ہیں مخلوق کے مصالح [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہوئے حق سبحانہ و تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

رُوحُ الحَقّ	رُوحُ القِسط	کافٍ	مُکتَفٍ
جان حق کے	جان عدل کے	کفایت کرنے والے	بس کرنے والے
بالغ	مُبلِّغ	شافٍ	واصِل
پہنچے ہوئے مرتبہ کو	پہنچانے والے	شفا بخشنے والے	واصل الی اللہ
مَوصُول	سابِق	سائِق	ہادی
ملے ہوئے حق سے	سب سے آگے	ہانکنے والے	راہ نما
مُہدِی	مُقدَّم	عَزِیز	فاضِل
راہ دکھانے والے	پیشوا	غالب	بزرگی والے
مُفضَّل	فاتِح	مِفتاح	مِفتاحُ الرَّحمۃ
بزرگی دیئے گئے	[illegible]	کنجی اسرار الٰہی کے	کنجی رحمت کے
مِفتاحُ الجَنّۃ	عَلَمُ الایمان	عِلمُ الیَقِین	دَلِیلُ الخَیرات
کنجی جنت کے	نشان ایمان کے	نشان یقین کے	رہنما نیکیوں کے
مُصَحِّحُ الحَسَنات		مُقِیلُ العَثَرات	
درست کرنے والے نیکیوں کے		درگزر کرنے والے لغزشوں سے	
صَفُوحٌ عَنِ الزَّلّات		صاحِبُ الشَّفاعۃ	
درگزر کرنے والے لغزشوں سے		صاحب شفاعت کے	
صاحِبُ المَقام		صاحِبُ القَدَم	
صاحب مقام محمود کے		صاحب پیشوائی کے	
مَخصُوصٌ بِالعِزّ		مَخصُوصٌ بِالمَجد	
خاص کئے گئے ساتھ عزت کے		خاص کئے گئے ساتھ بزرگی کے	

سے ساتھ قرب منزلت اور علو مرتبت کے [illegible] آپ کے اسماء سے مراد [illegible] وصل آپ کو خاص تھا کہ اس میں کسی کو دخل نہ تھا [illegible] حق سبحانہ و تعالیٰ نے نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کو پیدا کیا اور اس [illegible] سارے عالم کو [illegible] کی طرف [illegible] کے اور [illegible] کی طرف معارف کے اور [illegible] طرف اطاعت الٰہی کے [illegible] کی طرف [illegible] حق سبحانہ و تعالیٰ کا [illegible] دال [illegible] حق [illegible] اور اس وجہ سے [illegible] قرآن [illegible] کی طرف [illegible] آپ قرآن [illegible] کرتے تھے [illegible] آپ الخلق کے واسطے [illegible] الٰہی [illegible]

آخرت میں ساتھ تخفیف عذاب کے بھی [illegible] اس لئے کہ وہ اول جنت کے [illegible] کھولنے والے ہیں گے [illegible] ایمان لاتا ہو آپ کے ساتھ [illegible] والے [illegible] آپ کسی سے [illegible] تھے مگر جب [illegible]

[illegible]

اسمائے مبارکہ — صلی اللہ علیہ وسلم

مخصوص بالشرف خاص کئے گئے ساتھ شرف کے	صاحب الوسیلۃ صاحب وسیلہ کے	
صاحب السیف صاحب تلوار کے	صاحب الفضیلۃ صاحب بزرگی کے	
صاحب الازار صاحب تہبند کے	صاحب الحجۃ صاحب دلیل استوار کے	صاحب السلطان صاحب غلبہ و قدرت کے
صاحب الرداء صاحب چادر کے	صاحب الدرجۃ الرفیعۃ صاحب مرتبہ بلند کے	
صاحب التاج صاحب تاج کے	صاحب المغفر صاحب خود آہنی کے	صاحب اللواء صاحب جھنڈے کے
صاحب المعراج صاحب معراج کے	صاحب القضیب صاحب عصا اور تلوار کے	
صاحب البراق صاحب براق کے	صاحب الخاتم صاحب مہر نبوت کے	صاحب العلامۃ صاحب علامت نبوت کے
صاحب البرہان صاحب دلیل استوار کے	صاحب البیان صاحب بیان واضح کے	فصیح اللسان فصیح زبان
مطہر الجنان پاک دل والے	رؤف رحیم شفیق مہربان	اذن خیر سننے والے نیکیوں کے
صحیح الاسلام درست اسلام والے	سید الکونین سردار دو جہان کے	عین النعیم چشمہ نعمت کے

[illegible]

[illegible] صاحب خاتم نبوت کے یا گوش بہشت والے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اسی واسطے [illegible] دی۔

صلی اللہ علیہ وسلم

عین الغر	سعد اللہ	سعد الخلق
رئیس قوم شریف کے	نیکی اللہ کے	برکت مخلوق کے
خطیب الامم	علم الہدیٰ	کاشف الکرب
خطبہ پڑھنے والے امتوں کے	نشان ہدایت کے	دور کرنے والے غم و تنگی کے
رافع الرتب	عز العرب	صاحب الفرج
بلند کرنے والے رتبوں کے	عزت عرب کے	صاحب کشائش یعنی کام کے

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اللهم یا رب

درود بھیجے اللہ ان پر اور ان کی آل پر یا اللہ اے پروردگار

بجاہ نبیک المصطفیٰ ورسولک المرتضیٰ

بصدق حرمت اپنے نبی برگزیدہ کے اور اپنے رسول پسندیدہ کے

طہر قلوبنا من کل وصف یباعدنا

پاک کر دے ہمارے دلوں کو ان سب خصلتوں سے جو دور رکھیں ہم کو

عن مشاہدتک ومحبتک وامتنا علی

تیرے دیدار سے اور تیری محبت سے اور مار تو ہم لوگوں کو

السنۃ والجماعۃ والشوق الی لقائک

سنت و جماعت کے طریقہ پر اور اپنے دیدار کے شوق پر

یا ذا الجلال والاکرام وصلی اللہ علی

اے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور درود بھیجے اللہ

سیدنا ومولنا محمد وعلی آلہ

ہمارے سردار اور ہمارے مولی محمد صاحب پر اور ان کی آل

وسلم۔

سلاہ جب کل امت اول قیامت سے عاجز آوے گی اور کسی پیغمبر کو مجال شفاعت نہ ہوگی تو آپ سب انبیاء مرسلین کے آگے ہو کے ایسی حمد و ثنا باری تعالیٰ کی کریں گے کہ کسی نے نہ کی ہوگی پھر شفاعت کر کے خلق کو عذاب سے چھڑا دیں گے۔ سلاہ صاحب کشائش کے ہیں یعنی ہے اور دور کرتا ہے اللہ تم تنگیوں اور مصیبتوں اور بلاؤں کو دنیا و آخرت کے آپ کی شفاعت اور آپ کے ساتھ استشفاع اور التجا کرنے سے اور لگنے سے ساتھ دامن مبارک آپ کے اور توسل کرنے سے ساتھ جاہ آپکے اور سبب کثرت سے درود پڑھنے کے دنیا میں آپ پر۔ اور اس سلاہ فرمایا حضرت شیخ نے کہ اس نام کے آخر میں صلی اللہ علیہ وآلہ کتاب میں مرقوم ہے پس دو بارہ لکھے جو کتاب میں لکھا؟ اسی کا پڑھنا کافی ہے سلاہ اللهم کے یہ معنی ہیں یا اللہ ... اسمائے الٰہیہ میں جس نے اللهم کہا تو اس نے ساتھ تمام اسماء کے اللہ تعالیٰ کو پکارا پس جب داعی نے اللهم کہا تو گویا اس نے کہا کہ یا اللہ الذی لہ الاسماء الحسنیٰ اور کہا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے کہ جب کوئی اللهم کہہ کے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ دعا اس کی قبول فرمائے گا

حرفِ آخر

مصنف عبد الرزاق میں یہ روایت موجود ہے۔ حدیث قدسی ہے

اللہ کریم نے فرمایا۔

لولاک لما خلقت الافلاک والارضین ولا الشمس ولا القمر ولا الیل ولا النھار آلخ

یعنی اے پیارے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو اور زمینوں کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر آپ نہ ہوتے تو سورج چاند، رات دن، درخت پتھر، کوئی نبی کوئی رسول، کوئی فرشتہ، جنت و دوزخ۔ غرضیکہ کسی چیز کو پیدا نہ فرماتا۔

بلکہ یہاں تک فرمایا۔

لولاک لما اظہرت الربوبیۃ۔ (الحدیث قدسی)

یعنی محبوب اگر آپ نے ہوتے تو میں اپنے رب ہونے کو بھی ظاہر نہ فرماتا۔ تو ثابت ہوا زمین بنی نبی کے صدقے، آسمان بنے نبی کے صدقے، سورج بنا نبی کے صدقے، چاند بنا نبی کے صدقے، رات بنی نبی کے صدقے، دن بنا نبی کے صدقے، جنت بنی نبی کے صدقے، ہوا بنی نبی کے صدقے، فضا بنی نبی کے صدقے، سمندر بنے نبی کے صدقے، میدان بنے نبی کے صدقے، شجر بنے نبی کے صدقے، حجر بنے نبی کے صدقے،

بقول مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ۔

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو۔
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ سیاروں میں۔

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا جو نکتہ وروں سے حل نہ ہوا۔
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں۔

تو اب کہنا پڑے گا ہمیں سارا جہاں طلا نبی کے صدقے، رمضان طلا نبی کے صدقے، قرآن طلا نبی کے صدقے، بلکہ سن لو رحمٰن کی پہچان طلا نبی کے صدقے۔

جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔ حدیث قدسی اسے کہتے ہیں۔ فرمان رب کا ہوتا ہے زبان مصطفیٰ کی ہوتی ہے۔ فرمایا۔

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت محمدا۔

یعنی محبوب مجھے کوئی نہیں جانتا تھا تو میں نے پسند فرمایا کہ کائنات مجھے جانے تو میں نے محبوب کو پیدا فرما دیا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب کائنات کی پہچان کا ذریعہ بنے ورنہ کوئی بھی رب کو کیسے پہچان سکتا تھا۔ بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ۔

اے رضا یہ کرم ہے احمد پاک کا ورنہ ہم کیا سمجھتے خدا کون ہے۔

کیونکہ رب کائنات کی ذات کے بارے میں، اس کی صفات کے بارے میں تمام معلومات ہمیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوئیں۔ جیسا کہ ہم لوگ پڑھتے ہیں۔

آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت۔

(صفت ایمان مفصل)

یعنی رب کائنات کو ہم نے دیکھا ہی نہیں (اگرچہ اس کی بے شمار آیات دیکھی ہیں) اس کے ملائکہ کو ہم نے دیکھا نہیں۔ اس کے رسولوں کو ہم نے دیکھا

نہیں، لیکن ہم ان تمام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم نے ہمیں آکر بتایا کہ وہی معبود حق ہے وہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے، وہی ہر شے پہ قادر مطلق ہے۔ وہی ملکوں کا مالک ہے۔ وہی عزت دینے والا ہے۔ وہی پل میں شاہ کو گدا بنانے والا، وہی گدا کو شہنشاہ بنانے والا، وہی کن فرما کر ساری مخلوقات کو عدم سے وجود میں بغیر کسی مادے کے لانے والا، وہی پتھروں میں کیڑے کو روزی دینے والا، وہی ساری کائنات کا احاطہ کرنے والا، جس کا علم لامحدود، جس کی طاقت لامحدود، جس کے کلمات لامحدود ہیں وہ تو رحمٰن ہے رحیم ہے کریم ہے۔ اسی کی عبادت کی جائے، اسی کی حمد بے شمار کی جائے۔ تو حضرات اسی رب کو پہچانو تو اس کی عبادت کرو۔ جس محبوب کو اس نے تمام حسینوں سے زیادہ حسین بنایا تمام نبیوں کا رسولوں کا سردار و امام بنایا جس پہ وہ خود درود شریف بھیجتا ہے۔

اُمتِ محمدیہ کی فضیلت

تو ہمیں چاہیئے کہ ہم اس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھیں کیونکہ اسی محبوب کی وجہ سے رب کائنات نے ہمیں پیدا فرمایا۔ ہمیں انسان بنایا۔ اشرف المخلوقات کیا۔ بلکہ ہمیں مسلمان بنایا یعنی سرکار کا اپنے پیارے حبیب کا امتی بنایا۔ ہمیں خیر امت کا لقب دیا۔ جیسا کہ فرمایا۔ کنتم خیرا امۃ۔ (القرآن)

تمام امتوں کی سردار امت بنایا۔ حالانکہ اس محبوب کے امتی بننے

کے لئے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی تمنا کرتے رہے۔

چوں بشانش نگاہ موسیٰ کرد۔

بودن از امت او تمنا کرد۔

یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھی تو سرکار کے امتی بننے کی تمنا کی۔ اسی طرح کی ایک روایت امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے بھی کی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

امت محمدیہ کا تورات میں ذکر۔

حضرت مقاتل بن سلیمانؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے ایک دن عرض کیا یا اللہ میں توراۃ کی تختیوں میں ایک امت کا تذکرہ پاتا ہوں۔ [illegible] سفارش کریں گے تو قبول ہوگی انہیں میری ہی امت بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا وہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ پھر عرض کیا یا اللہ ان تختیوں میں ایسی امت بھی پاتا ہوں جن کی پانچ نمازوں کی ادائیگی ان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ انہیں ہی میری امت بنا دے ارشاد ہوا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ پھر عرض کیا الٰہی میں نے ایسی امت کا تذکرہ دیکھا ہے جو اہل ضلالۃ[1] کو قتل کریں گے حتیٰ کہ [illegible] بھی۔ تو انہیں میری امت بنا دیں ارشاد فرمایا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے پھر عرض کیا اے باری تعالیٰ میں تورات میں ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں جو پانی اور مٹی دونوں سے طہارت حاصل کرے گی آپ انہیں میری امت بنا دیں ارشاد ہوا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ پھر عرض کیا میں نے اس امت کا ذکر بھی دیکھا ہے جنہیں صدقات کا مال استعمال کرنے کی اجازت ہوگی حالانکہ پہلے لوگ آگ میں جلاتے تھے۔ انہیں آپ میرے امتی بنا دیں فرمایا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ عرض کیا یا اللہ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب نیکی کا قصد کر لیں تو ان کی ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ گو کر نہ پائیں اور اگر کر لیں تو دس [illegible] سات سو

---

[1] گمراہی والے۔

بار ... وہ تک بڑھا کر لکھی جاتی ہے اور اگر ان میں سے کوئی برائی کا ارادہ کرے تو کچھ بھی نہیں لکھا جاتا اگر وہ برائی کر بیٹھے تو صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے ان لوگوں کو میرے امتی بنا دیجئے ارشاد فرمایا وہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے پھر عرض کیا اے اللہ میں نے اپنی الواح (تختیوں) میں اس امت کو بھی دیکھا جن میں سے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ انہیں میری امت بنا دیں ارشاد فرمایا وہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ معمرؒ نے قتادہؒ سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ میں توراۃ کی تختیوں میں ایک امت کا ذکر پاتا ہوں جو خیر الامم ہے بھلائیوں کا حکم کرتے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں انہیں میرے امتی بنا دیجئے۔ ارشاد ہوا وہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ عرض کیا یا اللہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو آخر میں آنے والے اور قیامت میں آگے بڑھ جانے اور سبقت لے جانے والے ہیں۔ انہیں میرے امتی بنا دیجئے فرمایا وہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے امتی ہیں۔ عرض کیا یا اللہ میں نے ایسے لوگوں کا ذکر بھی دیکھا کہ کتاب اللہ ان کے سینوں میں ہوگی اور دیکھ کر بھی پڑھتے ہوں گے انہیں میری امت بنا دیں ارشاد فرمایا وہ (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ سوال وجواب کے اس سلسلہ کی انتہا دیکھئے کہ بالآخر حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی تمنا کا اظہار کیا تو جواب ملا۔

یموسٰی انی اصطفیتک علی الناس برسلتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشکرین ومن قوم موسٰی امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون۔

اے موسیٰ (یہی بہت ہے) کہ میں نے پیغمبری اور اپنی ہم کلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے تو اب اپنے لئے جو کچھ تم کو عطا کیا ہے اس کو لو اور شکر کرو۔ اور قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے موافق ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں

اس پر حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام راضی ہو گئے۔

معراج کی رات اللہ تعالیٰ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نوازشات۔

مقاتل بن ... ابن جریج راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے جب آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ تو جبرائیل علیہ السلام بھی ساتھ تھے حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس حجاب اکبر تک پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھیئے میں نے کہا نہیں بلکہ آپ آگے ہوں کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس مقام سے آگے بڑھنا آپ کے سوا کسی اور کو زیبا نہیں اور آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مجھ سے کہیں زیادہ ہے فرماتے ہیں میں آگے بڑھا حتیٰ کہ میں سونے کے ایک تخت تک پہنچا جس پر جنت کا ریشمی فرش بچھا ہوا تھا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے پیچھے سے آواز دی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی تعریف وثناء ہو رہی ہے۔ آپ متوجہ ہو جائیں اور حکم کے منتظر رہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے گھبراہٹ محسوس نہ کریں میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہوئے کہا۔

التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات

کہ تمام قولی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

یعنی اے نبی تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

میں نے عرض کیا۔

السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین

ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی نازل ہو۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا۔

اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ

رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوا۔

میں نے عرض کیا یا اللہ واقعی میں آپ پر ایمان لایا ہوں۔

والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ — اور مومنین بھی سب عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کہ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے

جیسا کہ یہود نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان تفریق کی اور ایسے ہی نصاریٰ نے بھی تفریق ڈالی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا — یعنی اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو۔

لھا ما کسبت — وہ جو بھی نیک عمل کرے گا اس کا ثواب اسے ملے گا۔

وعلیھا ما اکتسبت — اور جو برائی کرے گا اس کا عذاب بھی اسے ہو گا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ سوال کریں مطلوب عطا ہو گا میں نے عرض کیا

غفرانک ربنا والیک المصیر — یعنی ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما دیجئے، کہ ہمیں قیامت میں آپ کے حضور پیش ہونا ہے۔

ارشاد ہوا ہم نے آپ کی مغفرت کر دی۔ اور آپ کی امت میں سے ہر اس شخص کی جو میری توحید اور آپ کی رسالت کو مانتا ہے۔ اس کے بعد پھر ارشاد ہوا کچھ مانگیے آپ کو دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا — اے رب ہم پر گرفت نہ فرمائیے اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں

ارشاد ہوا ایسا ہی ہو گا۔ تمہاری خطا و نسیان پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہو گا۔ اسی طرح اس کام پر بھی جو تم سے جبراً کروایا جائے پھر ارشاد ہوا آپ درخواست کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا۔

ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا — اے ہمارے رب ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجیے جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجے تھے

چنانچہ بنی اسرائیل جب کوئی جرم کرتے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھانے کی کسی عمدہ

چیز تو ان پر حرام کر دیا جاتا۔ جیسا کہ اس آیت میں ہے۔

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ — کہ یہود کے ان ہی بڑے بڑے جرائم کی پاداش میں ہم نے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو حلال تھیں ان پر حرام کر دیں۔

اللہ تعالیٰ نے میری درخواست کو قبول کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کچھ اور مانگو وہ بھی ملے گا تو میں نے عرض کیا

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ۔ — یعنی اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسا ارشاد نہ دیجیے جس کی ہم کو سہار نہ ہو کیونکہ میری امت کے لوگ کمزور ہیں۔

ارشاد فرمایا یہ بھی قبول ہے۔ کچھ اور مانگو وہ بھی ملے گا میں نے عرض کیا۔

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ — اور درگزر کیجیے ہم سے اور بخش دیجیے ہم کو اور رحم کیجیے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں اور آپ ہم کو کافروں پر غالب کر دیجیے۔

ارشاد ہوا یہ بھی منظور ہے تمہارے صابر آدمی بیس بھی ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ خصوصیات۔

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایسی پانچ خصوصیات عطا ہوئی جو کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

۱۔ میں اسود و احمر یعنی تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

۲۔ روئے زمین کو میرے لیے ذریعہ طہارت اور سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے۔ (کہ اس سے پہلے نہ تیمم جائز تھا نہ ہر جگہ عبادت کرنا۔)

۳۔ میرے ایک مہینہ کی مسافت سے دشمن پر رعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی۔

۴۔ میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا۔

۵۔ مجھے خصوصی سفارش کا حق ملا ہے۔ جسے میں نے اپنی امت کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔

حضرت عمرؓ اور ایک یہودی کا تنازعہ۔

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کا کسی یہودی کے ذمہ کچھ حق تھا اس سے ملاقات ہوئی تو حضرت

بولا نہیں! اس ذات کی قسم جس نے تمام انسانوں پر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو امتیاز بخشا ہے۔ میرا مطالبہ پورا کئے بغیر اب تو یہاں سے نہیں جائے گا۔ یہودی کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف امتیاز نہیں بخشا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ہاتھ کھینچ کر اس کے ایک تھپڑ رسید کیا یہودی بولا اب ہمارا فیصلہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائے گا۔ دونوں حاضر خدمت ہوئے یہودی کہنے لگا کہ (حضرت) عمرؓ کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں پر فوقیت بخشی ہے۔ اور میں نے یہ کہہ دیا کہ سب پر تو نہیں بس میرے اتنا کہنے پر اس نے ہاتھ کھینچا اور میرے تھپڑ لگا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تو تھپڑ کے معاوضہ میں اس کو کسی طرح سے راضی کرلے۔ اور یہودی کو ارشاد فرمایا اے یہودی کیوں نہیں آدم صفی اللہ (اللہ کے چنے ہوئے) ہیں ابراہیم خلیل اللہ ہیں موسیٰ نجی اللہ ہیں عیسیٰ روح اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں، یہودی! اور سنو کہ اللہ تعالیٰ کے دو نام ایسے ہیں جن کا استعمال (کسی طرح سے) میری امت کے لیے بھی ہوتا ہے۔ اللہ کا نام السلام ہے اور میرے امتی ... اللہ تعالیٰ کا نام المومن ہے اور میرے امتی مومنین ہیں یہودی یہ بھی سن کہ ہم نے اپنے لیے جمعہ کا دن متعین کیا ہے اس کے ایک دن بعد[1] تم اور تمہارے ایک دن بعد نصاریٰ ہیں ہاں اے یہودی! تم پہلے ہو اور ہم آخر میں آکر قیامت میں سبقت لے جائیں گے۔ ہاں اے یہودی! جب تک میں جنت میں نہ جاؤں گا کسی نبی کو داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور جب تک میری امت جنت میں نہ جائے گی کوئی امت نہیں جا سکے گی۔

امت محمدیہ کا اعزاز۔ حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تین اعزاز انبیاء والے عطا فرمائے ہیں۔

1. ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اپنی امت پر گواہ بنایا مگر اس امت تمام لوگوں پر گواہ بنایا۔
2. نیز رسولوں کو ارشاد فرمایا

یاایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا — کہ اے رسولوں کی جماعت پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اعمال صالحہ کرو۔

---

[1] ہفتہ کا دن یہود نے مخصوص کیا اور اتوار نصاریٰ نے۔

۵ ایسا ہی اس امت کو بھی ارشاد فرمایا
یَا اَمِنُو طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ — کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔
۲۔ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کو ایک خصوصی قبول دعا حاصل ہے۔ ایسا ہی اس امت کو فرمایا
اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ — کہ تم مجھے پکارو میں قبول کروں گا۔

بعض حضرات کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو پانچ اعزاز بخشے ہیں۔ ایک یہ کہ انہیں ضعیف پیدا فرمایا تاکہ تکبر نہ کریں۔ دوسرے یہ کہ جسامت میں چھوٹے بنایا کہ کھانے پینے اور لباس کا بوجھ زیادہ نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ ان کی عمریں چھوٹی بنائیں تاکہ گناہ کم رہیں۔ چوتھے یہ کہ انہیں فقراء بنایا کہ آخرت کا حساب ہلکا رہے۔ پانچویں یہ کہ سب سے آخری امت بنایا کہ قبر میں رہنے کی مدت کم ہو۔

کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے یہ قول منقول ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو چار اعزاز ایسے دیئے جو مجھے بھی نہیں ملے۔ ایک یہ کہ میری توبہ مکہ مکرمہ میں قبول ہوئی۔ اور یہ لوگ جہاں بھی توبہ کریں قبول ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ میں لباس پہنے ہوئے تھا خطا ہوئی تو ننگا ہوگیا لباس اتر گیا اور یہ امت ننگے ہو کر بھی گناہ کریں تو اللہ تعالیٰ انہیں پردہ دیتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ میری خطا پر ہم میاں بیوی میں جدائی کر دی گئی۔ اور اس امت میں گناہ کے باوجود میاں بیوی کو جدا نہیں کیا جاتا چوتھے یہ کہ میں جنت میں تھا خطا ہوئی تو نکلنا پڑا۔ اور یہ لوگ جنت سے باہر ہوتے ہوئے گناہ کرتے ہیں اور توبہ کر کے جنت میں چلے جاتے ہیں۔

یہود کی ایک جماعت کی دربار نبوت میں حاضری۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین والانصار کے ساتھ بیٹھے تھے۔ کہ یہود کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ سے کچھ کلمات پوچھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو عطا فرمائے تھے۔ اور وہ کلمات کسی نبی مرسل یا مقرب فرشتے ہی کو عطا ہوتے ہیں آپ نے فرمایا پوچھو وہ کہنے لگے کہ یہ پانچ نمازیں جو آپ کی امت پر فرض ہیں ان کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا

ظہر کی نماز تو اس لیے کہ سورج ڈھلتا ہے۔ تو ہر شے اپنے رب کی تسبیح کرتی ہے۔ اور عصر کی نماز
اس لیے کہ اس وقت میں آدم علیہ السلام نے شجرِ ممنوعہ کا استعمال کیا تھا اور مغرب اس
وجہ سے کہ اس وقت میں آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تھی اور جو مومن بھی بغرضِ ثواب
یہ نماز پڑھتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے۔ وہ قبول ہوتی ہے اور عشاء کی نماز وہ ہے
جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام مانگتے رہے ہیں۔ اور فجر کی نماز اس لیے ہے۔ کہ سورج طلوع
ہوتا ہے تو شیطان کے سینگوں کے درمیان نمودار ہوتا ہے اور تمام کافر خدا کو چھوڑ کر اس وقت
اسے سجدہ کرتے ہیں کہنے لگے کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اب ذرا یہ بھی بتایئے کہ ان نمازوں
کا ثواب کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کا وقت تو ایسا ہے۔ کہ اس میں جہنم بھڑکائی جاتی
ہے اور جو مسلمان اس وقت یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے جہنم کے شعلوں
کی لپیٹ سے محفوظ فرمائیں گے۔ اور عصر ایسے وقت میں ہے۔ جس میں حضرت آدم علیہ
السلام نے شجرہ ممنوعہ کا استعمال کیا تھا۔ تو اس وقت یہ نماز پڑھنے والا مومن اپنے گناہوں
سے یوں پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ پھر آپ نے
یہ آیت تلاوت فرمائی حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ اور نماز مغرب کے وقت
اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی پس جو مسلمان اس وقت میں ثواب
کی غرض سے یہ نماز ادا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں
گے اور عشاء کی نماز کے متعلق سنو۔ قبر تاریک ہے اور قیامت کا دن بھی تاریک ہے۔ جو
مومن رات کی تاریکی میں عشاء کی نماز کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دیتے
ہیں اور اسے ایسا نور عطا ہوگا۔ جو اسے پل صراط عبور کرائے گا۔ اور فجر کی نماز اگر کوئی مسلمان
چالیس دن تک باجماعت ادا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے دو براتیں نصیب ہوں
گی۔ ایک برأت آگ سے دوسری نفاق سے کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا اب ذرا یہ بھی فرمایئے
کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے تیس روزے کیوں مقرر فرمائے۔ فرمایا اس لیے کہ آدم
علیہ السلام نے جب ممنوعہ درخت کا پھل کھایا تو اس کا اثر تیس دن تک ان کے پیٹ
میں رہا اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کے لیے تیس دن بھوکے رہنا مقرر فرما دیا۔ اور رات کا کھانا

بھی محض اپنی مہربانی سے جائز رکھا. کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا. اب ذرا ان روزوں کا ثواب بھی ذکر رمایئے. ارشاد فرمایا جو بندہ ماہِ رمضان کے روزے بغرض ثواب رکھتا ہے. اللہ تعالیٰ اسے سات چیزیں مرحمت فرماتے ہیں. اس شخص کے بدن کا حرام گوشت پگھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کے قریب کر لیتے ہیں. اور اسے اچھے اعمال کی توفیق دیتے ہیں اور بھوک پیاس سے بے خوف کر دیتے ہیں. عذاب قبر اس شخص کے لیے آسان کر دیتے ہیں. اور اسے قیامت کے دن ایسا نور عطا ہوتا ہے جو پل صراط سے گزرنے تک اس کے ساتھ رہتا ہے اور جنت میں اس کو اعزاز نصیب ہوتے ہیں کہنے لگے آپ نے یہ بھی درست فرمایا. اب یہ بھی فرمایئے کہ انبیاء علیہم السلام پر آپ کو کیا فضیلت حاصل ہے، ارشاد ہوا کہ ہر نبی نے کسی موقعہ پر اپنی قوم کے لیے ہلاکت کی بددعا کی ہے اور میں نے اپنی دعا اپنی امت کے لیے محفوظ رکھی ہوئی ہے اور وہ شفاعت کی دعا ہے وہ کہنے لگے آپ نے بالکل بجا اور درست فرمایا ہے. ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں. اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں.

اُمتِ محمدیہ کے فضائل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے خطاب۔

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اترنے والے کلام میں یہ پڑھا ہے. کہ اے موسیٰ دو رکعتیں جو حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت ادا کرتے ہیں یعنی فجر کے وقت میں جو بھی ان کو ادا کرے گا دن اور رات میں اس نے جتنے بھی گناہ کیے ہوں گے سب کی مغفرت کر دوں گا اور وہ شخص میری حفاظت میں آجائے گا. اے موسیٰ چار رکعتیں جو حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ظہر کی نماز کی ادا کرتے ہیں اس کی پہلی رکعت پر انہیں مغفرت عطا کرتا ہوں دوسری پر ان کے میزانِ عمل کو بھاری کر دیتا ہوں اور تیسری رکعت پر تسبیح پڑھنے والے فرشتے ان کے لیے مقرر کر دیتا ہوں جو ان کے لیے استغفار کرتے ہیں اور چوتھی رکعت پر ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہوں، جہاں سے خوشنما حوریں ان کا نظارہ کرتی ہیں. اے موسیٰ نمازِ عصر کی چار رکعتیں جو حضرت احمد صلی اللہ

علیہ وسلم اور ان کی امت ادا کرتے ہیں۔ تو زمین و آسمان کے تمام فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور جس کے لیے فرشتے مغفرت مانگنے لگیں میں اسے عذاب نہیں دیا کرتا۔ اے موسیٰ مغرب کے وقت کی تین رکعتیں جو (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ادا کرتے ہیں تو میں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہوں وہ اپنی جس حاجت کا بھی سوال کرتے ہیں، میں عطا کرتا ہوں اے موسیٰ غروب شفق یعنی عشاء کے وقت کی چار رکعتیں جو (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت پڑھتے ہیں یہ ان کے لیے دنیا اور اس کی کل کائنات سے بڑھ کر ہے۔ اور وہ یوں گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں جیسے وہ بچہ جو آج ہی پیدا ہوا ہو۔ اے موسیٰ (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت جب میری تعلیم کے موافق وضو کرتے ہیں تو گرنے والے پانی کے ہر قطرہ کے عوض ایسی جنت دیتا ہوں جو زمین و آسمان جتنی وسعت رکھتی ہے۔ اے موسیٰ (حضرت) احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ہر سال جو رمضان کے روزے رکھتے ہیں انہیں ہر ایک دن کے روزے کے بدلے جنت کا ایک شہر عطا کروں گا۔ اور ہر نفل نیکی کے عوض ایک زمن کا اجر دوں گا اور میں نے اس مہینہ میں لیلۃ القدر بنائی ہے۔ جو شخص صدق دل سے نادم ہو کر اس میں ایک بار استغفار کرے پھر اگر وہ اسی رات یا اسی مہینہ میں مر جائے۔ تو اسے تیس شہیدوں کا ثواب دوں گا۔ اے موسیٰ امت محمدیہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہر ٹیلہ پر چڑھتے ہوئے لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں۔ ان کے اس عمل پر انبیاء والی جزا ملے گی میری رحمت ان کے حق میں لازم ہو جاتی اور غضب دور ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے رہیں گے تو ان کے لیے توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا۔

قیامت کے دن امت محمدیہ کی شہادت۔ حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت کو بلایا جائے گا حضرت نوح علیہ السلام سے سوال ہوگا۔ کیا آپ نے اپنا پیغام رسالت پہنچا دیا تھا۔ عرض کریں گے

ہاں یا اللہ۔ پھر قوم سے پوچھا جائے گا کیا تمہیں نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا۔ وہ کہیں گے بالکل نہیں۔ آپ نے کوئی رسول ہماری طرف بھیجا ہوتا تو یقینا ہم ضرور تیرے احکام کی پیروی کرتے۔ اور ایماندار ہوتے اس نے تو تیرا کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچایا۔ پھر نوح علیہ السلام کو خطاب ہوگا۔ کہ تیری قوم کا خیال ہے کہ تو نے انہیں کوئی حکم نہیں پہنچایا کیا تیرا کوئی گواہ ہے عرض کریں گے جی ہاں ہے سوال ہوگا وہ کون ہے حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ انہیں بلایا جائے گا اور مذکورہ بات پوچھی جائے گی یہ جواب دیں گے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو پوری تبلیغ کی ہے۔ اس پر نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی کہ ہم سب سے پہلی امت ہیں اور تم سب سے آخری ہو تم یہ گواہی کیسے دے سکتے ہو۔ یہ کہیں گے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا ایک رسول بھیجا۔ اس پر کتاب نازل فرمائی۔ اس کتاب میں تمہارا یہ قصہ لکھا ہے جس کی ہم گواہی دیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ہم سب سے آخر میں ہیں مگر قیامت کے دن ہم سب سے پہلے ہوں گے اور یہی مضمون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔

اور ہم نے تمہیں ایسی ہی ایک جماعت بنایا ہے جو اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو اور تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں۔

کلام الامام

امام الکلام

اب ذرا عاشق رسول امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کا درود و سلام پڑھ کر اپنے ایمان کو تازہ کیجئے۔ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں۔

مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

سروِ نازِ قدم مغزِ رازِ حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود تخمِ وجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

کنزِ ہر بے کس و بے نوا پہ درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پہ درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

مطلعِ ہر سعادت پہ اسعد درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ہو میں گم کن انا
شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام

انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمعِ تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعد قلت پہ اعلیٰ درود
عزتِ بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

قدِ بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام

طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

لخت لخت دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رأی مقصدِ ما طغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ریش خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان جناں
اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حجرِ اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس طرف اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

کُل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزم شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصل قدم شاخ نخلِ کرم
شمع راہِ اجابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام

زرع شاداب و ہر ضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
برج ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

اٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پہ درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

فضل پیدائشی پہ ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پر مہکتا درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

دورِ گرم و شبِ تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداری شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نرمیٔ خوئے لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

گردِ مہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

نعرہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسنِ مجتبیٰ سید الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوار لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ دُرجِ نجف مہرِ بُرجِ شرف
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

جلوہ گیانِ بیت الشرف پہ درود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

سیّما پہلی ماں کہفِ امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

منزلٌ مِن قصبٍ لا نصبٌ لا صخبٌ
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

بنتِ صدیق آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تابانِ کاشانۂ اجتہاد
مفتئ چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثارانِ بدر و اُحد پہ درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

خاص اس سابقِ سیرِ قربِ خدا
اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفےٰ مایۂ اصطفا
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین سید المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ
تیغِ مسلولِ شدت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

ناہِ مسجدِ احمدی پہ درود
دولتِ جیشِ عُسرت پہ لاکھوں سلام

دُرِّ منثورِ قرآں کی سلک بہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعین
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصلِ نسلِ صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ ولایت پہ لاکھوں سلام

اولیں دافعِ اہلِ رفض و خروج
چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام

شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سُنّت پہ لاکھوں سلام

مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام

جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

جس کے دشمن پہ لعنت اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام

باقیِ ساقیانِ شراب و طہور
زینِ اہلِ عبادت پہ لاکھوں سلام

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم امام التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطبِ ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محییِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہ برکات و برکات پیشینیاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سیّد آلِ محمد امام الرشید
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیرِ خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

ہم دکام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نورِ جانِ عطر مجموعۂ آلِ رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجاد نوری نہاد
احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کتاب میں ذکرِ حضور پر درود شریف بھیجنا

اگر کسی کتاب کو لکھتے وقت محبوبِ رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم شریف اور ذکر مبارک آجائے تو وہاں درود پاک لکھنا چاہیے۔ تمام محدثین اس بات کی تصریح کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام نامی آ جائے تو درود شریف لکھنا چاہیے۔ جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف کے مقدمہ میں اس کی تصریح کی ہے۔ اور قاضی ابو الفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتاب میں درود شریف ... تمام امت مسلمہ کا عمل ہے اور اس کا انکار کسی ... نہیں کیا (شفاء جلد دوم ص ۵۲)۔ بہت سی روایات حدیث بھی اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اگرچہ وہ متکلم فیہ ہیں بلکہ بعض کو موضوع بھی کہا گیا ہے۔ لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ جب بہت سی روایات اس سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں اور پھر تمام علمائے دین کا اس پر اتفاق اور عمل ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں کی کچھ ... ضرور ہے۔ چند مبارک حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَا دَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْکِتَابِ۔ رواہ طبرانی فی الاوسط

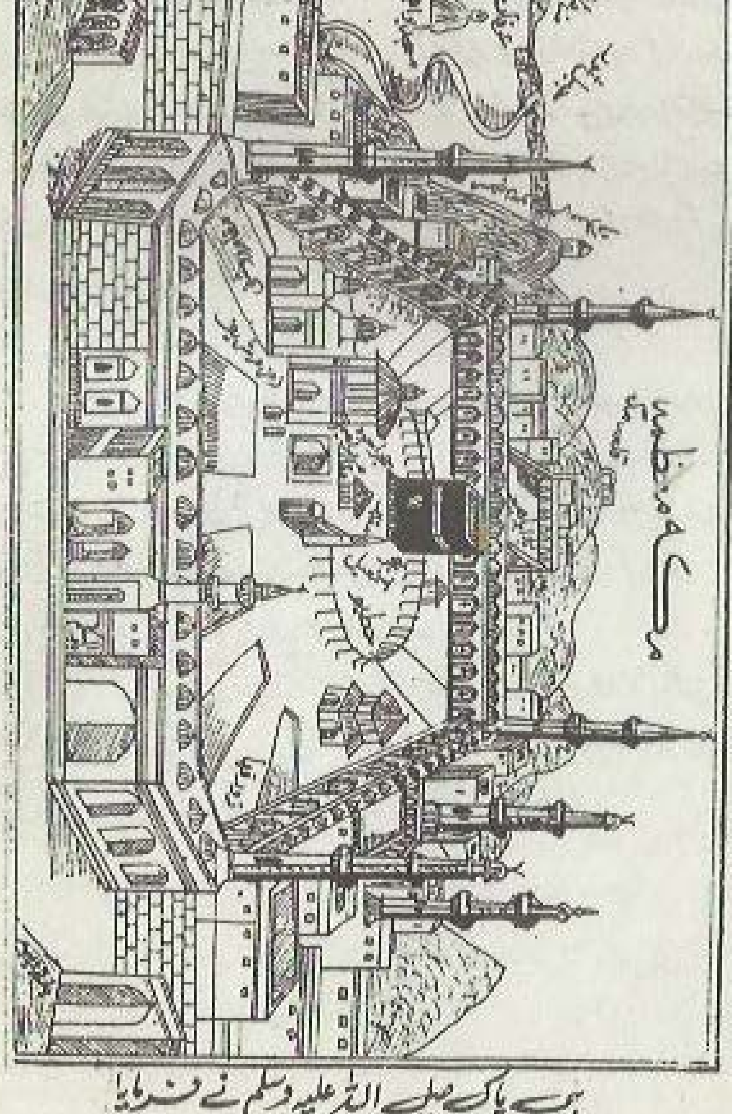
احیاء العلوم ج اول صفحہ ۳۱۸/۳۱۳

(جذب القلوب صفحہ ۲۵۹ شفاء ج ۲ صفحہ ۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر کتاب میں درود شریف لکھے تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

مولانا احمد شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح کرتے ہوئے نسیم الریاض میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث پاک کو طبرانی نے اوسط میں ابو الشیخ نے الثواب میں اور مستغفری نے الدعوات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں کہ اگرچہ سند کے اعتبار سے اس میں ضعف ہے۔ لیکن فضائل اعمال میں اس پر عمل کیا جائے گا۔ (نسیم الریاض جلد ثالث صفحہ ۴۹۰)

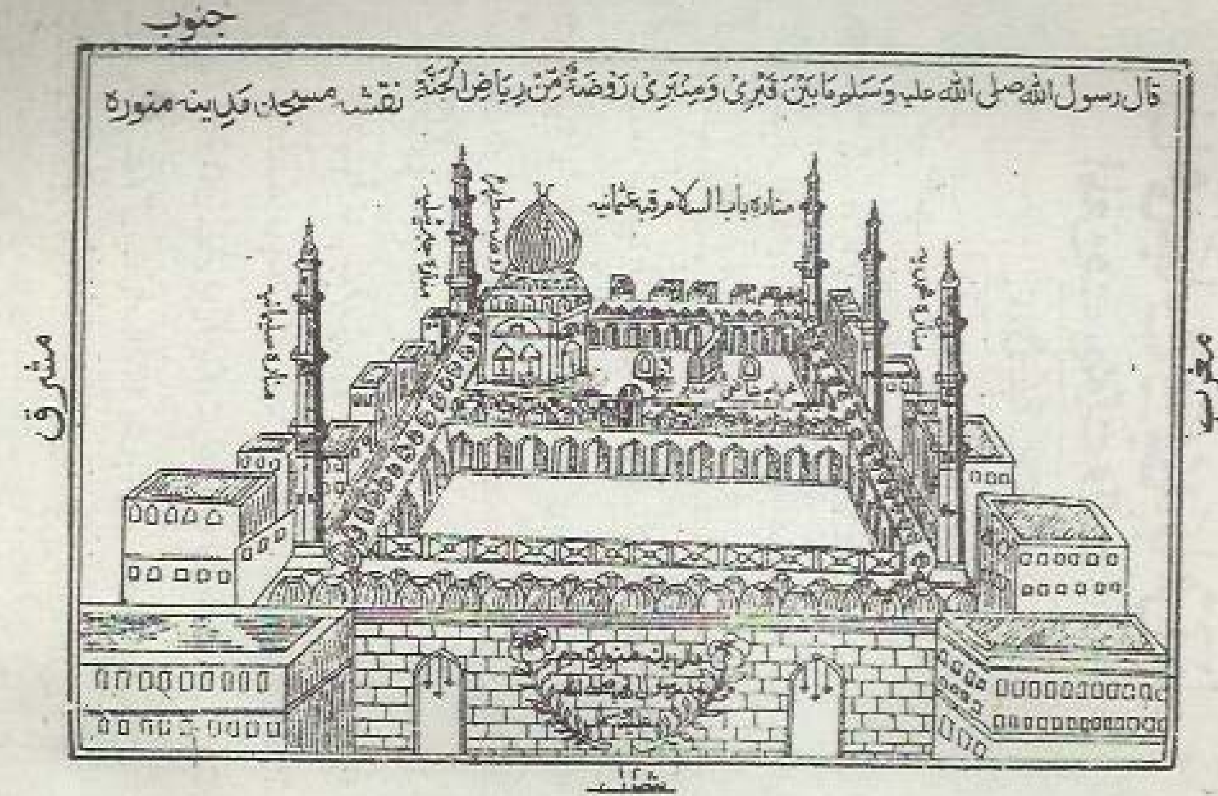
حکایت ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا۔ اور بخل کی وجہ سے نام پاک کے ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا تو اس کے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہو گیا۔ یعنی اس کا ہاتھ بالکل گل گیا۔ (جذب القلوب صفحہ ۲۵۹)



حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

النظر فی الکعبۃ عبادۃ

یعنی کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے


جنوب
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين قبري ومنبري روضة من رياض الجنة
نقشه مسجد مدينه منوره
مناره باب السلام قبه عثمانيه
مشرق
مغرب

شاھی جامع مسجد باقر آباد
المعروف جنوں والی
تاریخ کے آئینے میں

مغلیہ سلطنت کے عہد متاخر میں جہاں پورا ہندوستان انتشار اور افراتفری کا شکار تھا۔ وہیں محمد شاہ رنگیلا جیسے حکمران ملک سے عسکری تنظیم رخصت ہو جانے کی وجہ سے عیش و عشرت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ایسے میں ملتان کو ایک بے حد قابل اور نیک انسان کی حکمرانی نواب باقر خان کی گورنری کی شکل میں میسر تھی جو ایسے عہد میں بے حد غنیمت تھی۔ نواب صاحب اپنے دل میں اس قدر خوف خدا رکھتے تھے کہ انہوں نے اپنی آخری وصیت میں تاکید فرمائی تھی کہ انہیں حضرت بہاؤالدین زکریا کے مزار پر انوار کے داخلی دروازے کی دہلیز میں دفن کیا جائے تاکہ ہر فاتحہ پڑھنے والا حضرت کے مزار پر فاتحہ پڑھنے کے بعد ان کی قبر پر سے گزرے۔

نواب باقر خاں کے عہد میں اہالیان ملتان کو ایک مسئلہ درپیش تھا یہ کہ شہر کی قدیم عیدگاہ دریا راوی کے اس پار واقع تھی۔ جب بھی دریا طغیانی کی وجہ سے ملحقہ علاقوں میں سیلاب آجاتا تو ملتان کے شہریوں کو عیدگاہ میں نماز پڑھنا محال ہو جاتا۔ نواب باقر خان نے اس قدیم مسئلے کا حل یہ نکالا کہ 1720ء میں ملتان شہر سے دو میل بجانب مشرق ایک شاندار مسجد اور قلعہ تعمیر کروایا تاکہ شہری آسانی سے نماز عیدین اور دیگر نمازیں ادا کر سکیں۔ آج نواب صاحب کا تعمیر کردہ وہ قلعہ اور اس کے گرد تعمیر ہونے والا قصبہ تو موجود نہیں رہا

البتہ یہ مسجد اپنے بانی وتعمیر کنندہ کے نام کے ساتھ آج بھی موجود ہے اسے آج بھی نواب صاحب کے نام پر جامع مسجد باقر خان ہی کہتے ہیں۔

اگر آپ چوک کمہار نوالا سے پیراں غائب جانے والی سڑک پر بطرف سمیجہ آباد کچھ دور چلیں تو ایک سڑک دائیں جانب باقر آباد کی طرف جاتی ہے۔ باقر آباد آج کل نیو ملتان کا ایک حصہ ہے۔ اس سڑک پر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد آپ کو ایک تین سبز گنبدوں والی ایک قدیم مسجد نظر آئے گی۔ یہی جامع مسجد باقر خان ہے۔

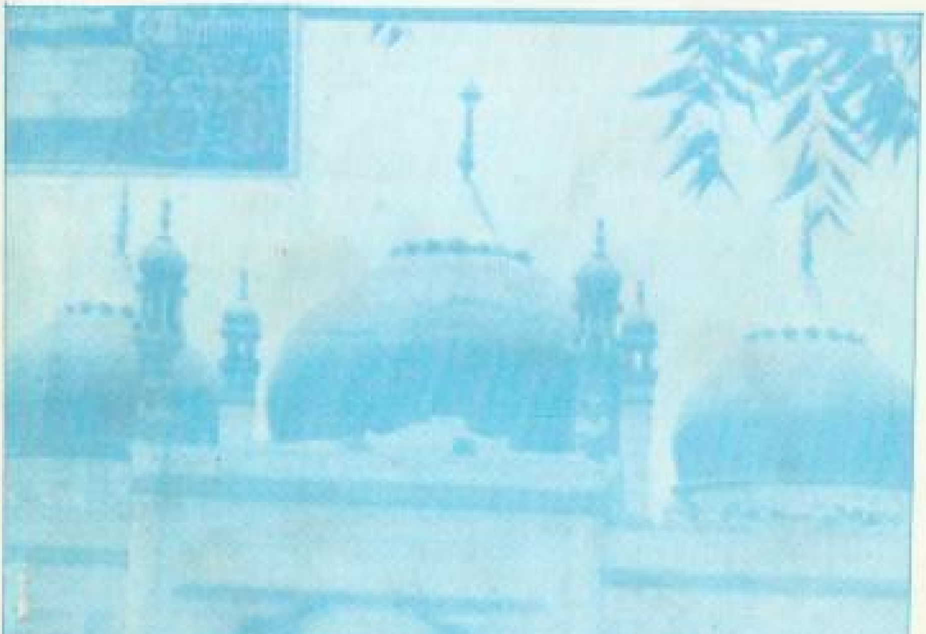
قدیم زمانے میں مسجدوں پر گرمی سے بچاؤ اور اذان کی آواز کو بلند کرنے کے لئے ایک سے زائد گنبد تعمیر کئے جاتے تھے جیسے مغلیہ عہد میں تعمیر ہونے والی اکثر مسجدوں پر نظر آتے ہیں جامع مسجد باقر خان کے مستطیل حجرے پر بھی شاید یہ تین گنبد نمازیوں کو موسم گرما کی شدت سے محفوظ رکھنے کے لئے تعمیر کئے گئے تھے۔ آج بھی گرمیوں میں ان گنبدوں کے نیچے نمازیوں کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ ان گنبدوں کے علاوہ اس مسجد کی دیواریں بھی موسم کی شدت کم کرنے اور تعمیری مضبوطی کا خیال رکھتے ہوئے تقریباً ساڑھے چھ فٹ چوڑی رکھی گئی تھیں جو آج کے زمانے میں نادر اور نایاب ہیں مسجد کی اونچائی بشمول گنبد تقریباً 45 فٹ ہے۔

اپنے شاندار ماضی کی طرح یہ مسجد آج بھی آباد ہے اور یہاں نماز پنجگانہ باقاعدہ طور پر ادا کی جاتی ہے لیکن قیام پاکستان کے بعد سے 1976ء تک یہاں باقاعدگی سے نماز ادا نہیں ہو سکی ان دنوں یہاں صرف نماز عیدین اور نماز جمعہ کا اہتمام کیا جاتا تھا اس کی وجہ

اس دور میں آبادی کی کمی اور قصبہ باقر آباد کا وجود ختم ہو جاتا تھا۔ اس سے پہلے اگر ہم ماضی کے جھروکوں سے مسجد کی تاریخ میں جھانکیں تو ہمیں یہ سکھوں کی فتح ملتان 1818ء کے بعد ایک طویل عرصہ تک ویران نظر آتی ہے قصبہ باقر آباد کے ویران ہو جانے کے بعد مسجد کے اطراف میں جنگلی جھاڑیاں اگ آئیں تھیں جس سے ویرانے میں اکیلی مسجد ادھر سے گزرنے والے مسافروں کی حیرت کا باعث بنتی تھی۔ لوگ جب اس ویران حالت میں مسجد کو دیکھتے تو سمجھتے کہ شاید اسے جنوں یا کسی غیر مرئی مخلوق نے تعمیر کیا ہے۔ اس وجہ سے پرانے زمانے میں لوگ اس مسجد کو ''جنوں والی مسجد'' بھی کہتے تھے۔

پھر جب سکھوں کے عہد کے آخر میں دیوان مولراج ملتان کا حاکم بنا تو ایک روایت کے مطابق ملتان کا یہ غیر مسلم حاکم مقدمات میں ملوث فریقین کو اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے حلف اٹھانے کے لئے اس مسجد میں بھیجتا تھا جو فریق بے خوف اس مسجد میں حلف اٹھا لیتا تو مقدمے کا فیصلہ اس کے حق میں دے دیا جاتا تھا۔

دیوان مولراج ہی کے عہد میں جن دنوں یہ مسجد ویران پڑی ہوئی تھی تو لوگوں نے اس غلط فہمی کی بنا پر کہ مسجد میں کوئی خزانہ دفن ہے مسجد کے فرش کو شدید نقصان پہنچایا۔ آج بھی مسجد کے فرش پر پرانی ٹائلوں اور نئی ٹائلوں کے فرش سے یہ واقعہ عیاں ہے۔



شاهی جامع مسجد باقر آباد
المعروف جنوں والی